علمِ دین حاصل کرنے والے طلبہ کے لئے ایک راہنما تحریر

کامیاب طالب علم کون؟

شعبہ اصلاحی کتب

علمِ دین حاصل کرنے والے طلبہ کے لئے ایک راہنما تحریر

کامیاب طالبِ علم کون؟

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ اصلاحی کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ

نام رسالہ : **کامیاب طالب علم کون؟**

پیش کش : مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اصلاحی کتب)

اشاعت : ۱۴۲۶ھ، بمطابق 2005ء

اشاعت : رمضان المبارک ۱۴۳۴ھ، جولائی 2013ء تعداد: 20000 (بیس ہزار)

ناشر : مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

المدینۃ العلمیۃ

از: بانیِ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت
حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰه علٰی اِحْسَانِهٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِهٖ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم

تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **''دعوتِ اسلامی''** نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن و خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس **''المدینۃ العلمیۃ''** بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَهُمُ اللّٰهُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ
(۲) شعبۂ درسی کُتُب
(۳) شعبۂ اِصلاحی کُتُب
(۴) شعبۂ تراجمِ کتب
(۵) شعبۂ تفتیشِ کُتُب
(۶) شعبۂ تخریج

''**المدینۃ العلمیۃ**'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دِین ومِلّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوُسع سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی ،تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل ''**دعوتِ اسلامی**'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''**المدینۃ العلمیۃ**'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ہمیں زیرِ گنبدِ خضراء شہادت،جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پیش لفظ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر تحریک **دعوتِ اسلامی** کی مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اصلاحی کتب) کی طرف سے ایک اور کتاب **''کامیاب طالب علم کون؟''** آپ کے سامنے ہے۔ اس مختصر کتاب میں ان تمام امور کا احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے جن کا تعلق ایک طالبُ العلم سے ہوسکتا ہے مثلاً حصولِ علم میں کیا نیت ہونی چاہیے؟ اسباق کا مطالعہ کس طرح کرنا چاہئیے؟ عربی عبارت پر اعراب کس طرح جاری کئے جائیں؟ سبق یاد کس طرح کیا جائے؟ اپنے اساتذہ، جامعہ کی انتظامیہ اور والدین کے ساتھ تعلقات کی نوعیت کیا ہونی چاہئیے؟

اس کتاب کو نہ صرف خود پڑھئے بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں بالخصوص طلبہ کو اس کے مطالعہ کی ترغیب دے کر ثوابِ جاریہ کے مستحق بنئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں **''اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش''** کرنے کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلوں کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول **مجلس المدینۃ العلمیۃ** کو دن گیارہویں رات بارہویں ترقی عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین (صلی اللہ علیہ وسلم)

شعبہ اصلاحی کتب (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

Tip1:Click on any heading, it will send you to the required page.
Tip2:at inner pages, Click on the Name of the book to get back(here) to contents.

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ

اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

رحمتِ عالم نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اس کی دہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔''

(فردوس الاخبار، الحدیث ۸۲۱۰، ج۲، ص ۴۷۱)

صلوا علی الحبیب صلی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمد

مَدَنی اِلتجاء

حضرتِ سیدنا امام فخر الدین رازی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الۡوَالِی اپنی مایہ ناز تفسیر ''تفسیر کبیر'' میں زیرِ آیت '' وَعَلَّمَ اٰدَمَ الۡاَسۡمَآءَ کُلَّھَا ترجمہ کنز الایمان: اور اللّٰہ تعالٰی نے آدم کو تمام نام سکھائے۔ (پ۱، البقرۃ: ۳۱)'' نقل فرماتے ہیں:

سرکارِ دوعالم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے محوِ گفتگو تھے کہ آپ پر وحی آئی کہ اس صحابی کی زندگی کی ایک ساعت باقی رہ گئی ہے۔ یہ وقت عصر کا تھا۔ رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جب یہ بات اس صحابی کو بتائی تو انہوں نے مضطرب ہو کر التجاء کی: ''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ! مجھے ایسے عمل کے بارے میں بتایئے جو اس وقت میرے لئے سب سے بہتر ہو۔'' تو آپ نے فرمایا: ''علمِ دین سیکھنے میں مشغول ہو جاؤ۔'' چنانچہ وہ صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ علم سیکھنے میں مشغول ہو گئے اور مغرب سے پہلے ہی ان کا انتقال

ہو گیا۔ راوی فرماتے ہیں کہ اگر علم سے افضل کوئی شے ہوتی تو رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اسی کا حکم ارشاد فرماتے۔'' (تفسیر کبیر، ج۱،ص۴۱۰)

اللہ ورسول (عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم) کا کرم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

علمِ دین سیکھنے والے سعادت مندوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا کیسا کرم ہوتا ہے، اس کا اندازہ اِن روایات سے لگائیے:

(1) حضرت قبیصہ بن مخارق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ میں سرکارِ مدینہ سلطانِ باقرینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا: ''اے قبیصہ! کیسے آئے؟ میں نے عرض کیا، میری عمر زیادہ ہوگئی اور ہڈیاں نرم پڑ گئیں ہیں لہذا آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں تا کہ آپ مجھے کوئی ایسی چیز سکھائیں جو میرے لئے مفید ہو، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اے قبیصہ! (علم کی جستجو میں) تم جس پتھر یا درخت کے قریب سے بھی گزرے اس نے تمہارے لئے استغفار کیا۔''

(مسند امام احمد، مسند البصر ین/حدیث قبیصہ بن مخارق، الحدیث ۲۰۶۲۵، ج ۷ص ۳۵۲)

(2) حضرتِ حسن بصری عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ سے مرسلاً روایت ہے کہ نبی اکرم، رسول مکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''جسے اس حالت میں موت آئے کہ وہ اسلام کی سربلندی کے لئے علم سیکھ رہا ہو تو جنت میں اس کے اور انبیاء کے درمیان ایک درجہ ہوگا (یعنی وہ ان کا قُرب پائے گا۔)

(مشکوۃ المصابیح، کتاب العلم، الحدیث ۵۲، ج۱ص ۱۱۵)

(3) حضرتِ صفوان بن عسال المرادی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مسجد میں اپنے (دھاری دار) سرخ کمبل سے ٹیک لگائے تشریف فرما تھے، میں نے عرض کیا، یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ! میں علم حاصل کرنے آیا ہوں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا'' طالبُ العلم کوخوش آمدید، بیشک طالبُ العلم کو ملائکہ اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں پھران میں بعض ملائکہ دیگر بعض ملائکہ پر سواری کرتے ہوئے طلب علم کی وجہ سے طالبُ العلم کی محبت میں آسمان دنیا تک پہنچ جاتے ہیں۔'' (طبرانی کبیر، الحدیث ۷۳۴۷، ج۸ ص ۵۴)

(4) حضرتِ سیدنا واثلہ بن اسقع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرورِکونین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''جوعلم حاصل کرے اور اسے پا بھی لے تو اس کے لئے دوہرا ثواب ہے اور جو نہ پاسکے اس کے لئے ایک ثواب ہے۔
(مشکوۃ المصابیح، کتاب العلم، الحدیث ۵۶، ج۱ ص ۱۱۶)

(5) حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ سُرورِقلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنی مسجد میں دو مجلسوں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ''یہ دونوں بھلائی پر ہیں مگر ایک مجلس دوسری سے بہتر ہے کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے دعا کررہے ہیں، اس کی طرف راغب ہیں، اگر چاہے انہیں دے چاہے نہ دے۔ اور وہ لوگ خود بھی علم سیکھ رہے ہیں اور نہ جاننے والوں کو سکھا بھی رہے ہیں، یہی افضل ہیں، میں معلم ہی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔'' پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ انہیں میں تشریف فرما ہوئے۔ (مشکوۃ المصابیح، کتاب العلم، الحدیث ۶۰، ج۱ ص ۱۱۷)

(6) حضرت کثیر بن قیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ میں حضرت ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ دمشق کی مسجد میں بیٹھا تھا تو ایک آدمی نے آ کر کہا: ''اے ابودرداء بے شک میں تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے شہر مدینہ طیبہ سے یہ سن کر آیا ہوں کہ آپ کے پاس کوئی حدیث ہے جسے آپ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے روایت کرتے ہیں اور میں کسی دوسرے کام کے لیے نہیں آیا ہوں۔'' حضرت ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کہا کہ میں نے رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص علم (دین) حاصل کرنے کے لیے سفر کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اسے جنت کے راستوں میں سے ایک راستے پر چلاتا ہے اور طالب علم کی رضا حاصل کرنے کے لیے فرشتے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں اور ہر وہ چیز جو آسمان و زمین میں ہے یہاں تک کہ مچھلیاں پانی کے اندر عالم کے لیے دعائے مغفرت کرتی ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی فضیلت ستاروں پر، اور علماء انبیائے کرام علیہم السلام کے وارث و جانشین ہیں۔ انبیائے کرام علیہم السلام کا ترکہ دینار و درہم نہیں ہیں۔ انہوں نے وراثت میں صرف علم چھوڑا ہے تو جس نے اسے حاصل کیا اس نے پورا حصہ پایا۔''

(ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقہ، الحدیث ۲۶۹۱، ج ۴، ص ۳۱۲)

(7) رسول کریم رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ جس شخص کے ساتھ بھلائی چاہتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے اور خدا دیتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔ (بخاری، کتاب العلم، الحدیث ۷۱، ج ۱، ص ۴۲)

اَصحابِ صُفّہ (رضی اللہ تعالٰی عنہم)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کا معمول تھا کہ ضروریاتِ زندگی پوری کرنے کی جدوجہد کے ساتھ ساتھ معلّمِ اعظم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضر ہوکر علمِ دین بھی حاصل کیا کرتے تھے۔ مگر مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے 60 سے 70 صحابہ کرام ایسے تھے جو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے درِاقدس پر پڑے رہتے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صحبت میں رہ کر علمِ دین سیکھا کرتے اور راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرکے کافروں کو دعوتِ اسلام پیش کرتے جبکہ مسلمانوں کو شرعی اَحکامات سکھایا کرتے تھے۔ ان کی رہائش ایک چھنے ہوئے چبوترے میں تھی جسے عربی میں صُفَّہ کہتے ہیں لہذا! ان نفوسِ قدسیہ کو اصحابِ صُفّہ کہا جاتا تھا۔ سب سے زیادہ احادیث روایت کرنے والے سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی ان خوش نصیبوں میں شامل تھے۔ رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ان کے اخراجات کے کفیل تھے۔

(ماخوذ از مرأۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح، ج ۷، ص ۳۵)

اَلحمدللہ عزوجل! اصحابِ صُفّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کے بعد بھی کثیر مسلمان ان کے نقشِ قدم پر چلتے رہے اور اپنے علاقے اور گھر بار وغیرہ کو چھوڑ کر ایک جگہ کسی مدرسہ یا جامعہ میں جمع ہوکر باقاعدہ علمِ دین سیکھتے رہے اور نیکی کی دعوت عام کرتے رہے۔ یہاں تک کہ اِس گئے گزرے دور میں بھی مسلمانوں بالخصوص نوجوانوں کی ایک تعداد ہے جو علمِ دین سیکھنے کے لئے درسِ نظامی اور حفظ وناظرہ وغیرہ کا کورس کرتی ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح ہر قیمتی شے چوروں کے لئے کشش رکھتی ہے اسی طرح ہر اس شے پر شیطان کی خصوصی توجہ ہوتی ہے جو ابنِ آدم کے لئے اُخروی لحاظ سے قیمتی ہو۔یہی وجہ کہ راہِ علم پر چلنے والے مسلمان، نفس وشیطان کی ''نظرِ عنایت'' کا مرکز ہوتے ہیں ۔راہِ علم کے مسافر (یعنی طالب العلم) شیطان پر کس قدر بھاری ہیں، اس کا اندازہ ان روایات سے لگایئے ،

حضرت سیدنا ابن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ،قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے!ایک عالم شیطان پر ایک ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے، کیونکہ عابد اپنے لئے کرتا ہے اور عالم دوسرے کیلئے کرتا ہے۔''

(کنز العمال، کتاب العلم، الحدیث ۲۸۹۰۴، ج ۱۰، ص ۷۶)

حضرت سیدنا واثلہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ سرورِ عالم،نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''اس عالم سے بڑھ کر شیطان کی کمر توڑ کر رکھ دینے والی کوئی شے نہیں ہے جو اپنے قبیلہ میں ظاہر ہو۔''

(کنز العمال، کتاب العلم، الحدیث ۲۸۷۵۱، ج ۱۰، ص ۶۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

شیطان ہر سمت سے طالبُ العلم پر مسلسل حملہ آور ہوتا رہتا ہے اور اسے اُخروی سعادت سے محروم کروادینے کو اپنی کامیابی تصور کرتا ہے۔اس سلسلے میں شیطان کی سب سے پہلی کوشش یہ ہوتی ہے کہ کوئی اس راہِ عظیم کا مسافر نہ بن پائے اور اگر کوئی بننے میں کامیاب ہو بھی جائے تو یہ اس طالبُ العلم کو خرابیٔ نیت، مایوسی، عجب، تکبر، سستی اور حرصِ مال جیسی ہلاکتوں میں مبتلا کر کے اسے علمِ دین کے ثمرات سے محروم کروانے کی

بھرپور کوشش کرتا ہے۔لہٰذا! وہ خوش نصیب اسلامی بھائی اور بہنیں جو علمِ دین سیکھ رہے ہیں یا سیکھنا چاہتے ہیں، انہیں چاہئے کہ آنے والی سطور کا بغور مطالعہ فرمائیں تا کہ وہ علمِ دین کی زیادہ سے زیادہ برکتیں سمیٹنے میں کامیاب ہو سکیں۔

حصولِ علم کا مقصد کیا ہونا چاہئے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

علمِ دین حاصل کرنا یقیناً بہت بڑی سعادت ہے لیکن یہ علم اسی وقت نافع ثابت ہوگا جب طالبُ العلم اسے رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے لئے حاصل کرے۔اس کے برعکس اگر وہ دنیا کی دولت کمانے ،عزت وشہرت حاصل کرنے ، جاہلوں پر رعب جمانے یا علماء سے جھگڑنے کے لئے علم حاصل کرے گا تو طویل اور تھکا دینے والی مشقت میں مبتلاء ہونے کے بعد بھی اس کا دامن خالی کا خالی رہ جائے گا۔جیسا کہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص رضائے الٰہی کو حاصل کرنے والا علم، دنیا کا ساز وسامان حاصل کرنے کی نیت سے سیکھتا ہے،تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پا سکتا۔'' (ابوداؤد۔کتاب العلم،الحدیث ۳۶۶۴،ج ۳،ص ۴۵۱)

ایک مقام پر ارشاد فرمایا: ''جس نے علم کو اس لئے سیکھا کہ اس کے ذریعے علماء سے فخر ومباہات کرے گا..یا..جاہلوں سے جھگڑا کرے گا..یا..لوگوں کی توجہ حاصل کرے گا تو اسے چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔''

(کنز العمال، کتاب العلم،الحدیث ۲۹۰۵۳،ج ۱۰،ص ۸۷)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا کہ

''بے شک قیامت کے دن لوگوں میں سے جس کے خلاف سب سے پہلے فیصلہ

کیا جائے گا وہ شخص ہوگا کہ جسے (راہِ خداعزوجل میں) شہید کیا گیا ہوگا، پس اسے (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) حاضر کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا، وہ ان کا اِقرار کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ ''تو نے ان نعمتوں کے شکر کے طور پر کیا عمل کیا؟'' وہ عرض کرے گا کہ ''میں نے تیری راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ شہید کر دیا گیا۔'' اللہ تعالیٰ فرمائے گا، ''تو نے جھوٹ کہا کیونکہ تو نے جہاد تو اس لئے کیا تھا کہ تجھے بہادر کہا جائے، سو وہ کہہ لیا گیا۔'' پھر اس کے بارے میں (جہنّم میں ڈالے جانے کا) حکم دیا جائے گا تو اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا یہاں تک کہ دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔''

اور (پھر) وہ شخص (حاضر کیا جائے گا کہ) جس نے علم سیکھا اور سکھایا اور قرآنِ پاک پڑھا، اللہ تعالیٰ اِسے (بھی) اپنی نعمتوں کی پہچان کروائے گا وہ ان کا اقرار کرے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ''تو نے ان کے شکریئے میں کیا عمل کیا؟'' وہ عرض کرے گا کہ ''میں نے علم سیکھا اور سکھایا اور تیری رِضا کی خاطر قرآن پڑھا۔'' اللہ تعالیٰ فرمائے گا ''تو نے جھوٹ کہا، تو نے علم اس لئے حاصل کیا تا کہ تجھے عالم کہا جائے اور قرآن اس لئے پڑھا تا کہ تجھے قاری کہا جائے سو وہ کہہ لیا گیا۔'' پھر اس کے بارے میں (بھی دوزخ میں ڈالے جانے کا) حکم دیا جائے گا، پس اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا یہاں تک کہ جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔''

اور (پھر) وہ شخص (لایا جائے گا کہ) جس کو اللہ تعالیٰ نے وسعت بخشی اور اسے ہر قسم کا مال عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اسے (بھی) اپنی نعمتیں یاد دلائے گا، وہ ان کا اقرار کرے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ''تو نے ان کے بدلے میں کیا عمل کیا؟'' وہ عرض کرے گا کہ ''میں نے کوئی ایسی راہ نہ چھوڑی کہ جس میں تجھے مال خرچ کرنا محبوب ہو چنانچہ میں نے اس (راہ) میں تیری رضا کی خاطر مال خرچ کیا۔'' اللہ عزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا کہ ''تو نے جھوٹ کہا،

کیونکہ تو نے یہ سب اس لئے کیا تھا تا کہ تجھے سخی کہا جائے، سو وہ کہہ لیا گیا۔'' پھر اس کے بارے میں (بھی جہنم کا) حکم دیا جائے گا' چنانچہ اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا' یہاں تک کہ جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔'' (صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، الحدیث ۱۹۰۵، ص ۱۰۵۵)

پڑھنے میں کیا کیا نیّتیں کرے؟

جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ کے دورۂ حدیث ودرجہ سابعہ کے طلبہ کے ساتھ ہونے والے ایک مدنی مذاکرہ میں شیخ طریقت، امیرِ اہل سنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی سے پڑھنے کی نیت کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے جواباً بہت سی نیّتوں کی طرف توجہ دلائی جن میں سے چند یہ ہیں:

(۱) رضائے الٰہی عزوجل کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اس نیت سے پڑھوں گا کہ **''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ان شاءاللہ عزوجل''**

(۲) تعظیمِ علم کے لئے صاف ستھرے کپڑے پہنوں گا۔

(۳،۴) سادگی کو برقرار رکھتے ہوئے سنت کی تعظیم کے لئے اہتمام سے عمامہ باندھوں گا۔

(۵،۶) تعظیمِ علم اور سنت پر عمل کے لئے خوشبو استعمال کروں گا۔

(۷) درجہ میں جانے سے پہلے وضو کرلیا کروں گا۔

(۸) درجہ کے کمرے کی طرف جاتے ہوئے ہر قدم پر طالبُ العلم کی فضیلت پاؤں گا۔

(۹) نگاہیں جھکا کر رکھوں گا۔

(۱۰) راستے میں ملنے والے اسلامی بھائیوں کو سلام کروں گا۔

(۱۱،۱۲) موقع ملا تو نیکی کی دعوت پیش کروں گا (یعنی اَمرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھْیٌ عَنِ

اَلْمُنْکَرِ کروں گا۔)۔

(۱۳) درجہ میں داخل ہوتے وقت سلام کروں گا۔

(۱۴) تعلیمی سال کے آغاز پر مخصوص جگہ پر بیٹھنے کے لئے کسی سے جھگڑا نہیں کروں گا۔

(۱۵) دورانِ پڑھائی اگر کوئی میری جگہ پر بیٹھ چکا ہوا تو نرمی کے ساتھ وہاں سے اٹھنے کی درخواست کروں گا بصورتِ دیگر صبر کروں گا۔

(۱۶) جان بوجھ کر امرد کے قرب میں نہیں بیٹھوں گا۔

(۱۷) اگر وہ میرے قریب آ کر بیٹھ گیا تو میں حتی الامکان اپنی جگہ تبدیل کرلوں گا، بصورتِ دیگر اپنا جسم اس کے جسم سے چھونے اور اس کا چہرہ یا لباس وغیرہ دیکھ کر بات کرنے سے بچوں گا۔

(۱۸) درجہ میں بیٹھنے کی وجہ سے نیک صحبت کے فضائل حاصل کروں گا۔

(۱۹) صحبت کے حقوق پورے کرنے کی کوشش کروں گا۔

(۲۰) دینی کتب کا ادب کروں گا۔

(۲۱) درس کی جگہ کا بھی ادب کروں گا۔

(۲۲،۲۳،۲۴) سبق شروع کرنے سے پہلے یہ پڑھوں گا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُود بھیجوں گا۔

(۲۵) استاذ صاحب کی زیارت کر کے عالم کی زیارت کے فضائل حاصل کروں گا۔

(۲۶) استاذ صاحب کی بات توجہ سے سنوں گا۔

(۲۷) اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی تو پوچھ لوں گا۔

(۲۸) فضول اور بے محل سوالات کر کے اپنے ساتھی طلبہ اور استاذ صاحب کو کوفت میں مبتلاء نہیں کروں گا،

(۲۹) قلتِ فہم پر صبر کروں گا۔

(۳۰) کثرتِ فہم پر شکر کروں گا اور تکبر سے بچوں گا۔

(۳۱) اگر استاذ صاحب یا ناظم صاحب نے کبھی ڈانٹ دیا تو خاموش رہ کر صبر کروں گا۔

(۳۲) ایک استاذ صاحب کی کمزوریاں دوسرے استاذ صاحب کو بتا کر انہیں آپس کی رنجش میں مبتلاء کرنے میں حصہ دار نہیں بنوں گا۔

(۳۳) جائز سفارش کرنے کا موقع ملا تو ضرور کروں گا۔

(۳۴) جامعہ کے جدول پر عمل کروں گا۔

(۳۵) اگر مجھے کسی کی شکایت کی وجہ سے کوئی سزا ملی تو میں اسے سزا دلوانے کے لئے موقع کی تلاش میں نہیں رہوں گا۔

(۳۶) ساتھی طلبہ کی کسی بات پر غصہ آنے کی صورت میں غصہ پی کر اس کی فضیلت کو حاصل کروں گا۔

(۳۷) پورے بدن کا قفلِ مدینہ لگاؤں گا (یعنی ہر ہر عضو کو خلافِ شرع استعمال سے بچاؤں گا)۔

(۳۸) بلا اجازت کسی کی کتاب یا کاپی یا قلم وغیرہ استعمال نہیں کروں گا۔

(۳۹) اگر سبق یاد کرنے کے دوران کوئی بات بھول گئی تو اپنے سے (بظاہر) کمزور یا عمر میں چھوٹے اسلامی بھائی سے پوچھنے میں شرم محسوس نہیں کروں گا۔

(۴۰) اور اگر مجھ سے کسی نے سبق کے بارے میں دریافت کیا تو حتی المقدور احسن انداز میں سمجھانے کی کوشش کر کے مسلمانوں کی خیر خواہی کرنے کے فضائل پاؤں گا۔

(۴۱)اگر مجھ سے نادانستہ طور پر کسی کی حق تلفی ہوگئی تو معافی مانگنے میں دیر نہیں کروں گا۔

(۴۲)غم زدہ اسلامی بھائی کی غم خواری کروں گا۔

(۴۳)بیمار اسلامی بھائی کی عیادت کروں گا۔

(۴۴) آپس میں ناراض ہوجانے والے اسلامی بھائیوں میں صلح کروانے کی کوشش کروں گا۔

(۴۵) اگر کسی اسلامی بھائی کو مالی مدد کی ضرورت ہوئی تو استاذ صاحب کے مشورے یا ان کے ذریعے سے اس کی مالی مدد کر کے راہِ خدا عزوجل میں خرچ کرنے کا ثواب لوں گا۔

(۴۶)اسلامی بھائیوں پر انفرادی کوشش کروں گا۔

(۴۷)اگر ممکن ہوا تو کھانے وغیرہ کے اخراجات اپنی جیب سے ادا کروں گا۔

(۴۸،۴۹)اگر کبھی تنگ دستی نے آ گھیرا تو بھی بلاضرورتِ شرعی کسی سے سوال نہیں کروں گا بلکہ ایسی صورت میں قرض لے کر اپنی مشکل حل کروں گا اور قرض حسبِ وعدہ واپس بھی لوٹا دوں گا۔

(۵۰) اپنا وقت فضول کاموں میں ضائع نہیں کروں گا بلکہ پڑھائی اور مدنی کاموں میں مشغول رہوں گا۔

(۵۱)اپنے علم پر عمل کرنے کے لئے مدنی انعامات پر عمل کروں گا۔

(۵۲)ہر مدنی ماہ کی ابتدائی تاریخوں میں اپنا رسالہ مدنی انعامات کے ذمہ دار کو جمع کروادیا کروں گا۔

(۵۳)مدنی مرکز کی طرف سے دیئے گئے جدول کے مطابق عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سفر کرتا رہوں گا۔

کامیاب طالبُ العلم کون؟

نبی کریم رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فرامین مبارکہ اور بزرگانِ دین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ کے ارشادات کی روشنی میں وہی طالبُ العلم کامیاب کہلائے گا جو دورانِ تعلیم بالخصوص اور بعدِ تکمیلِ تعلیم بالعُموم......

اپنے مقصد (رضائے الٰہی کے حصول) کو ہر لحظہ پیشِ نظر رکھنے والا ہو،......ضیاعِ وقت سے پرہیز کرنے والا ہو،......حسنِ اخلاق کا پیکر ہو،......زبان، نگاہ اور دل کی حفاظت کرنے والا ہو،......سوال سے بچنے والا ہو،...... عاجزی کا خُوگر ہو،......حرص مال سے کوسوں دور ہو،......حریصِ علم ہو،...... مرشد، اساتذہ اور والدین کا ادب کرنے والا ہو،......جامعہ کے نظام الاوقات کی پابندی کرنے والا ہو،......حقِ صحبت کا خیال رکھنے والا ہو،......تکالیف وآلام پر صابر ہو،......ذوقِ عبادت رکھنے والا ہو،......نیکی کی دعوت دینے والا ہو،......نیز اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے والا ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

ان تمام اوصاف کے حصول کے لئے امیرِ اہلِ سنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مُدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی کے عطا کردہ **مدنی انعامات** پر عمل کرنا بے حد مفید ہے۔ان شاءاللہ عَزَّوَجَلَّ،اس کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد آپ کا دل گواہی دے گا کہ یہ خود احتسابی کا ایک جامع اور خود کار نظام ہے جس کو اپنا لینے کے بعد نیک بننے کی راہ میں حائل رکاوٹیں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بتدریج دور ہوتی چلی جاتی ہیں اور اس کی برکت سے باجماعت نماز پڑھنے پر استقامت پانے، پابندِ سنت

بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کڑھنے کا ذہن بنتا ہے۔ مدنی انعامات پر عمل کرنے میں آسانی کے لئے مکتبۃ المدینہ کی شائع کردہ کتاب ''جنت کے طلبگاروں کے لیے مَدَنی گلدستہ'' کا مطالعہ نفع بخش ہے۔

طالبُ العلم کو چاہیئے کہ نہ صرف خود مدنی انعامات پر عمل کرے بلکہ دوسرے طلبہ کو ان مدنی انعامات پر عمل کرتے ہوئے مدنی انعامات کا رسالہ پر کرنے کی وقتاً فوقتاً ترغیب دیتا رہے۔ جامعۃ المدینہ میں پڑھنے والے اسلامی بھائی اپنے مدنی انعامات کے رسالے ہر مدنی ماہ (یعنی قمری مہینے) کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے درجہ ذمہ دار کو جمع کروائیں پھر درجہ ذمہ دار اپنے جامعہ کے ذمہ دار کو اور وہ اپنے شہر کے مدنی انعامات کے ذمہ دار کو وہ رسالہ جمع کروادیں۔ جبکہ دیگر جامعاتِ اہل سنت میں پڑھنے والے اسلامی بھائی اپنے جامعہ میں رسالہ جمع کر کے اپنے علاقے میں دعوتِ اسلامی کے ذمہ دار اسلامی بھائی کو جمع کروانے کا معمول بنالیں۔

اسباق کا پیشگی مطالعہ کس طرح کرے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

اسباق کو بہتر انداز میں سمجھنے کے لئے ان کا پیشگی مطالعہ کرنا بے حد ضروری ہے یہی وجہ ہے کہ پڑھائے جانے والے اسباق کا مطالعہ کر کے استاذ کے سامنے بیٹھنے والے طالبُ العلم کو استاذ کی بات بہت جلد سمجھ میں آجاتی ہے جبکہ بغیر مطالعہ کے آنے والے طالبُ العلم کے چہرے پر ہوائیاں اڑتی دکھائی دیتی ہیں ۔

طالبُ العلم کو چاہیئے کہ جب وہ اسباق کا مطالعہ کرنے بیٹھے تو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ لے کہ نیک کام سے قبل بسم اللہ پڑھنا مستحب بھی ہے اور حدیث پاک میں ارشاد ہوا، ''کُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَمْ یُبْدَأْ بِبِسْمِ اللّٰہِ فَھُوَ اَقْطَعُ یعنی جو کام

بِسْمِ اللّٰہ سے شروع نہیں کیا جاتا وہ ادھورا رہ جاتا ہے۔''

(کنز العمال، کتاب الاذکار، ج۱،ص۲۷۷، الحدیث:۲۴۸۷)

پھر حمدِ باری تعالیٰ کی نیت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہہ لے کہ ذکر اللہ کا ثواب بھی ملے گا اور حدیثِ پاک میں ہے، ''کُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَمْ یُبْدَأْ بِحَمْدِ اللّٰہِ فَھُوَ اَقْطَعُ یعنی جو کام اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد سے شروع نہیں کیا جاتا وہ ادھورا رہ جاتا ہے۔''

(کنز العمال، کتاب الاخلاق، ج۳،ص۱۰۷، الحدیث:۶۴۵۹)

اس کے بعد دل ہی میں سہی اللہ تعالیٰ سے دعا کر لینی چاہیے کہ ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں ان اسباق کو سمجھنا چاہتا ہوں ، میری مدد فرما اور اس مضمون کو میرے لئے آسان فرما دے۔''

یہ دعا مانگنے کے بعد ایک ایک مضمون کے بارے میں غور کرے کہ استاذ محترم کل اس مضمون کا کتنا سبق پڑھائیں گے اور مجھے اس کی تیاری کے لئے کتنا وقت درکار ہے۔ پھر اپنے وقتِ مطالعہ کو اِن اسباق پر تقسیم کر لے۔ اس تقسیم کا فائدہ یہ ہو گا کہ کم سے کم وقت میں تمام مضامین کی تیاری ممکن ہو سکے گی۔

عالم کورس (درسِ نظامی) کرنے والے طلبہ کو عموماً اردو اور عربی اسباق تیار کرنا ہوتے ہیں، لہذا ذیل میں ہر دو قسم کے اسباق کی تیاری کا طریقہ پیش کیا جا رہا ہے۔

اردو سبق کی تیاری کا طریقہ:

مطالعہ کا آغاز کرتے ہوئے اولاً سبق کا اول تا آخر مطالعہ کریں پھر اگر کوئی ایسا لفظ دکھائی دے جس کا معنی آپ نہیں جانتے تو لُغت (ڈکشنری) سے اس کا معنی دیکھ لیں یا کسی سے پوچھ لیں۔ پھر سبق کے شروع سے ایک ایک جملہ یا پیراگراف پڑھتے

جائیں اور اس کے مفہوم پر غور کرتے جائیں ۔ جب ایک اردو سبق کا مطالعہ مکمل ہوجائے تو دوسرے اردو سبق کی طرف بڑھ جائیں۔

عربی سبق کی تیاری کا طریقہ:

کسی بھی مضمون سے تعلق رکھنے والے عربی سبق میں طلبہ کوکم از کم تین چیزیں حاصل ہونا بے حد ضروری ہیں۔

پہلی: عبارت کے ہر ہر لفظ پر درست اعراب جاری کرنے کی صلاحیت،

دوسری: اس عبارت کا با محاورہ ترجمہ کرنے کی قدرت، ......اور

تیسری: اس عبارت کے مفہوم پر آگاہ ہونا۔

سطورِ ذیل میں ان تینوں صلاحیتوں کے حصول کا طریقہ ملاحظہ فرمائیں،

(۱) الفاظ پر اعراب کیسے جاری کریں؟

یاد رکھیئے کہ اعراب کی تبدیلی کو قبول کرنے یا نہ کرنے کے اعتبار سے لفظ کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں ، (۱) مبنی اور (۲) معرب ۔مبنی کا تلفظ ہر مقام پر ایک جیسا ہوگا جبکہ معرب پر اعراب جاری کرنے کے لئے سب سے پہلے اس کے عامل پر غور کرنا پڑے گا۔ وہ عامل یا تو معنوی ہوگا یا لفظی ،اگر عامل معنوی ہو تو اس لفظ کو حالتِ رفعی میں پڑھا جائے گا اور اگر عامل لفظی ہو تو دیکھا جائے گا کہ یہ اپنے مدخول کو رفع دے رہا ہے .. یا.. نصب .. یا.. پھر جر، تو جو اس عامل کا تقاضا ہو اُس کے مطابق اس لفظ کو حالتِ رفعی یا نصبی یا جری میں پڑھا جائے گا۔ اب رہا یہ سوال کہ اس لفظ کی تینوں حالتوں (یعنی رفعی، نصبی اور جری) کا تلفظ کیا ہوگا ؟ تو اس کے لئے اسم متمکن (یعنی اسمِ معرب) کی اعرابی حالتوں کا ذہن نشین ہونا ضروری ہے۔ مثلاً ہمیں **ضَــرَبَ زَیْـدٌ** پر اعراب

جاری کرنا مقصود ہو تو ضَرَبَ کے مبنی ہونے کی وجہ سے اسے مبنی بر فتح ضَرَبَ ہی پڑھا جائے گا جبکہ زَیْد معرب ہے لہذا!! اس کے عامل پر غور کیا گیا تو اس پر ضَرَبَ عاملِ لفظی داخل ہے اور یہ زَیْد کو رفع دے رہا ہے چنانچہ اس کے تقاضے کے مطابق زَیْد کو حالتِ رفعی میں پڑھا جائے گا اور زَیْد کی حالت رفعی ضمہ کے ساتھ آتی ہے پس اسے زَیْدٌ پڑھا جائے گا۔

مذکورہ اَنداز میں مشق کرنے کی صورت میں کچھ ہی عرصہ میں آپ ہر قسم کی عربی عبارت پر اعراب جاری کرنے میں مہارت حاصل کرلیں گے۔ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ

(ان امور کی تفصیل کے لئے معیاری کتبِ نحویہ کا مطالعہ فرمائیں۔)

(۲) ترجمے میں مہارت کس طرح حاصل کریں؟

بہترین ترجمے کے لئے بنیادی طور پر دو باتوں کا جاننا بے حد ضروری ہے،

(۱) ایک لفظ کا دوسرے لفظ سے ترکیبی تعلق،

(۲) مشکل لفظ کے مرادی معنٰی کی تعیین......

ایک لفظ کا دوسرے لفظ سے ترکیبی تعلق جوڑنا اس لئے ضروری ہے کہ جب تک اس لفظ کی حیثیت ہی متعین نہیں ہوگی کہ یہ لفظ فاعل بن رہا ہے یا مفعول؟ تمییز بن رہا ہے یا حال؟ (علی ھذا القیاس) تو اس کا ترجمہ کس طرح ممکن ہے۔ الفاظ کو ترکیبی طور پر آپس میں جوڑنے کا طریقہ لفظ پر اعراب جاری کرنے کے طریقے کے ضمن میں بیان کیا جاچکا ہے جبکہ مشکل لفظ کا مرادی معنٰی متعین کرنے کے لئے لغت (ڈکشنری) کی مدد لینا ناگزیر ہے۔ عام مشاہدہ ہے کہ بالخصوص ابتدائی درجات کے طلبہ لغت کے استعمال

میں انتہائی دقت محسوس کرتے ہیں لہذا لغت میں کسی لفظ کا معنیٰ دیکھنے کا مفید طریقہ ملاحظہ فرمائیں:

لغت میں کسی لفظ کا معنیٰ دیکھنے کا مفید طریقہ:

''جب بھی کسی لفظ کا معنیٰ دیکھنا ہو تو سب سے پہلے اس لفظ کے حروفِ اصلیہ متعین کریں۔حروفِ اصلیہ کی پہچان کے لئے صرفیوں نے تین حروف ف، ع اور ل مقرر کئے ہیں۔اب جس لفظ کے حروفِ اصلیہ تلاش کرنا مقصود ہو ف، ع ، ل کو بھی اسی وزن پر اُتارلیں۔اب جو الفاظ ف، ع اور ل کے مقابلہ میں آئیں گے وہ اس لفظ کے حروفِ اصلیہ کہلائیں گے جبکہ بقیہ حروف زائد ہوں گے۔مثلاً **ضَرَبَ** بروزن **فَعَلَ** میں ض ،ر اور ب ...... ف ، ع اور ل کے مقابلے میں آرہے ہیں چنانچہ یہی **ضَــرَبَ** کے حروفِ اصلیہ ہیں،اسی طرح اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلَ میں ک، ر اور م حروفِ اصلیہ ہیں جبکہ ہمزہ زائد ہے۔یاد رکھئے کہ حروفِ اصلیہ کی پہچان کے سلسلے میں وزن کرنے کے لئے عموماً ماضی معروف کی گردان کا پہلا صیغہ یعنی واحد مذکر غائب استعمال کیا جاتا ہے۔

جب آپ حروفِ اصلیہ تلاش کر چکیں تو لغت کھولئے اور ہر صفحہ پر پہلی سطر میں لائن سے اوپر دیئے گئے الفاظ سے اِن حروف کا پہلا حرف ملایئے ، جب پہلا حرف مل جائے تو دوسرا پھر تیسرا حرف ملایئے ۔ جب تینوں حروفِ اصلیہ پہلی لائن میں مل جائیں تو اب لائن سے نیچے کالم میں دیئے گئے الفاظ پر نظر دوڑایئے اور اپنا مطلوبہ فعل یا اسم تلاش کیجئے ۔ پھر اس کے سامنے لکھے گئے معنی کو دیکھئے ۔مثلاً آپ کو اِجْتَنَبَ کا معنی دیکھنا ہے تو سب سے پہلے اوپر دیئے گئے طریقے کے مطابق حروفِ اصلیہ نکالئے جو کہ ج ، ن اور ب ہیں ۔اب لغت میں وہ صفحہ تلاش کریں جس پر ان

حروف پر مشتمل الفاظ دیئے گئے ہیں پھر اِجْتَنَبَ کا معنی دیکھئے تو ''بچنا، دور رہنا'' لکھا ہوگا۔

لُغت دیکھنے کے سلسلے میں چند ضروری باتیں:

(1) حروفِ اصلیہ نکالتے وقت تعلیل شدہ یا تخفیف شدہ صیغے کو اس کی اصلی حالت پر ضرور واپس لے جائیں وگرنہ شدید دشواری کا سامنا ہوسکتا ہے۔

(2) لغت میں تقریباً ہر باب کے معانی دیئے ہوتے ہیں مثلاً ثلاثی، ثلاثی مزید فیہ (مثلاً باب **اِفْعَال، تَفْعِیل، اِفْتِعَال، اِنْفِعَال، اِسْتِفْعَال وغیرہ**)، مصدر اور دیگر اسماء وغیرہ۔ اس لئے لغت دیکھنے والے کو چاہئے کہ اپنے مطلوبہ باب ہی کو دیکھے مثلاً اگر اِجْتَنَبَ کا معنی دیکھنا ہے تو محض جَنِبَ کا معنی دیکھنے ہی پر اکتفاء نہ کرے بلکہ آگے بھی نظر دوڑائے تو اسے اِجْتَنَبَ کا معنی بابِ افتعال کے تحت لکھا ہوا مل جائے گا۔

(3) بسا اوقات کوئی لفظ ایک سے زائد ابواب سے آتا ہے۔ ایسی صورت میں ہر باب کے تحت دیا گیا معنی اپنی عبارت میں رکھ کر دیکھئے پھر جو معنی سیاق وسباق کے اعتبار سے درست لگے اسی کو منتخب کر لیجئے۔

(4) اسی طرح بعض الفاظ کے معنی مختلف حروفِ جر کے ساتھ مختلف ہوتے ہیں، ایسی صورت میں دیکھ لیں کہ آپ کی کتاب میں مطلوبہ لفظ کس حرفِ جر کے ساتھ استعمال ہوا ہے۔ پھر لغت میں اس لفظ کا معنی اسی حرفِ جر کے ساتھ دیکھئے۔''

(5) بعض طلبہ الفاظ کے معانی لُغت میں دیکھنے کی بجائے قیاس کے گھوڑے دوڑاتے ہیں اور اپنی مرضی کا معنی مراد لے لیتے ہیں جبکہ حقیقت میں اس لفظ کا معنی کچھ اور ہوتا ہے۔ اس لئے راہِ سلامت یہی ہے کہ جس لفظ کا معنی معلوم نہ ہو اس کے لئے

لغت دیکھ لی جائے۔

مدینہ: اس طریقے کی عملی مشق کے سلسلے میں راہنمائی کے لئے اپنے اساتذہ سے رجوع کریں۔

جب طالبُ العلم عبارت کے ہر ہر لفظ کی ترکیبی حیثیت اور معنی کے بارے میں شرحِ صدر حاصل کر چکے تو اب پہلے جملے کا ترجمہ کرے۔ عربی زبان میں عموماً پہلے فعل ہوتا ہے پھر فاعل اور اس کے بعد مفعول ہوتا ہے۔ جب کہ اردو زبان میں پہلے فاعل پھر مفعول اور اس کے بعد فعل ہوتا ہے۔ لہذا عربی زبان میں بیان کردہ بات کو اُردو زبان میں منتقل کرنے کے لئے لفظی ترجمے پر مہارت حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ اردو زبان کے اسلوب کا بھی خیال رکھنا ہوگا جس کے نتیجے میں آپ کا کیا ہوا ترجمہ خود بخود با محاورہ بن جائے گا۔ مثلاً ضَرَبَ زَیْدٌ بَکْراً کا لفظی ترجمہ ہے ''مارا زید نے بکر کو''، لیکن یہ ترجمہ اردو زبان کے محاورے سے میل نہیں کھاتا لہذا با محاورہ ترجمہ یوں ہوگا، ''زید نے بکر کو مارا۔ وعلی ھذا القیاس

مختلف الفاظ کے ترجمے کا انداز:

(۱) مضاف اور مضاف الیہ کا ترجمہ کرتے وقت پہلے مضاف الیہ کا ترجمہ کریں پھر مضاف کا اور ان کے درمیان ''کا، کی، کے، میرا، میری، میرے، تمہارا، تمہاری، تمہارے'' جیسے الفاظ کے ذریعے ربط ملائیں۔ مثلاً غُلَامُ زَیْدٍ (زید کا غلام)، غُلَامِیْ (میرا غلام)، غُلَامُکَ (تمہارا غلام) وغیرہم

(۲) بعض اوقات مضاف مضاف الیہ کے ترجمہ میں ''کا، کی، کے وغیرہ'' نہیں آئے گا مثلاً ذُوْ مَالٍ (مال والے)، اَصْحَابُ الْجَنَّةِ (جنت والے)

(۳) بعض اوقات ترجمہ مضاف ہی سے شروع ہوگا، (i) جب لفظ کل کسی اسم

کی طرف مضاف ہو جیسے کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ (ہر جان نے موت کا مزہ چکھنا ہے۔) (ii) جب تین سے دس تک کے اعداد اور مائۃ کا ترجمہ ان کے معدودات کے ساتھ کیا جائے جیسے ثَلَاثَةُ اَشْجَارٍ (تین درخت)، مِائَةُ عَامِلٍ (سو عامل)

(۴) غائب کی ضمیر کا ترجمہ کرتے وقت مرجع بولنے سے ترجمے میں مزید نکھار آجاتا ہے، جیسے فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ (وہ یعنی اللہ جسے چاہے بخش دے۔)

(۵) موصول صلہ کا ترجمہ کرتے وقت پہلے موصول بولیں پھر فعل اور اس کے بعد لفظِ ''جس یا جو'' سے ملا کر صلہ کا ترجمہ کریں جیسے جَاءَ نِی الَّذِیْ هُوَ ضَرَبَکَ (میرے پاس وہ شخص آیا جس نے تجھے مارا۔)

(۶) جار مجرور کا ترجمہ کرتے وقت پہلے مجرور' پھر حرفِ جر کا ترجمہ کریں اور یہ ضرور دیکھ لیں کہ مذکورہ حرفِ جر یہاں کس معنی میں استعمال ہوا ہے جیسے خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ (اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر کردی۔) اور کَتَبْتُ بِالْقَلَمِ (میں نے قلم کی مدد سے لکھا) یہاں ب استعانت کے معنی میں استعمال ہوئی ہے۔

(۷) مفعولِ مطلق کا ترجمہ کرتے وقت اس کی اقسام کو ضرور پیشِ نظر رکھا جائے جیسے قَامَ زَیْدٌ قِیَامًا میں قِیَامًا مفعولِ مطلق تاکیدی ہے اور اس کا ترجمہ یوں ہوگا (زید حقیقۃً کھڑا ہوا)، جَلَسْتُ جِلْسَةَ الْقَارِیْ میں جِلْسَةَ الْقَارِیْ مفعولِ مطلق نوعی ہے اور اس کا ترجمہ یوں ہوگا، (میں قاری کے انداز میں بیٹھا۔) ضَرَبْتُهٗ ضَرْبَةً میں ضَرْبَةً مفعولِ مطلق عددی ہے اور اس کا ترجمہ یوں ہوگا، (میں نے اسے ایک مرتبہ مارا۔)''

(۸) مفعولِ معہ کا ترجمہ فعل کے معمول (فاعل یا مفعول) سے ملا کر کیا جائے

گا جیسے جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ (سردی جُبّوں کے ساتھ آئی۔)

(۹) مفعولِ لہ کے ترجمے میں عموماً ''کے لئے، کی وجہ سے، کی خاطر، کے سبب'' جیسے الفاظ استعمال ہوتے ہیں مثلاً ضَرَبْتُهُ تَادِيْباً کا ترجمہ یوں ہوگا، میں نے اسے ادب سکھانے کے لئے مارا، یا، میں نے اسے ادب سکھانے کی خاطر مارا۔

(۱۰) حال کا ترجمہ کرتے وقت عموماً ''حالانکہ، جبکہ، اس حال میں، کی حالت میں'' کے لفظ استعمال ہوتے ہیں مثلاً جَاءَ نِیْ زَیْدٌ رَاکِباً کا ترجمہ زید میرے پاس سواری کی حالت میں آیا۔ اور لَقِیْتُ زَیْدًا رَاکِبَیْنَ یعنی میں زید سے اس حال میں ملا کہ ہم دونوں سوار تھے۔ أَضَرَبْتَهُ وَهُوَ مَرِيْضٌ ترجمہ: کیا تم نے اسے مارا حالانکہ وہ بیمار ہے.. یا.. کیا تم نے اسے بیماری کی حالت میں مارا۔

(۱۱) تمیز کا ترجمہ کرتے وقت عموماً ''بطورِ، کے طور پر، از روئے، ہونے کے اعتبار سے، باعتبارِ'' کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً طَابَ زَیْدٌ اباً کا ترجمہ یوں ہوگا،...... زید بطورِ باپ اچھا ہے، زید باپ کے طور پر اچھا ہے، زید باپ ہونے کے اعتبار سے اچھا ہے، زید باعتبارِ باپ اچھا ہے۔

(۱۲) قد جب ماضی پر داخل ہو تو اس کا معنیٰ ''تحقیق'' کریں گے جیسے قَدْ ضَرَبَ زَیْدٌ، تحقیق زید نے مارا۔ اور جب مضارع پر داخل ہو تو اس کا معنیٰ ''کبھی'' کریں گے جیسے قَدْ يَكُوْنُ فِيْ مَعْنَى النَّفْيِ، کبھی وہ یعنی ما نفی کے معنیٰ میں ہوتا ہے۔

(۱۳) مبدل منہ اور بدل کا ترجمہ کرتے وقت غور کریں کہ اگر بدل کل ہو تو پہلے بدل کا پھر مبدل منہ کا ترجمہ کریں گے جیسے جَاءَ نِیْ زَیْدٌ اَخُوْکَ (میرے پاس تیرا بھائی زید آیا۔)'' اور اگر بدلِ بعض یا اشتمال ہو تو مبدل منہ کو ''مضاف الیہ'' اور بدل کو

''مضاف'' تصور کرکے ترجمہ کریں گے جیسے ضَرَبْتُ زَیْدًا رَأْسَهٗ (میں نے زید کے سر کو مارا۔) اور سُلِبَ زَیْدٌ ثَوْبُهٗ (زید کا کپڑا چھینا گیا۔) اور اگر بدلِ غلط ہو تو مبدل منہ اور بدل کے درمیان ''بلکہ'' کا لفظ آئے گا جیسے صَلَّیْتُ الظُّهْرَ الْعَصْرَ (میں نے ظہر...... بلکہ عصر کی نماز پڑھی۔)

(۱۴) عربی میں پہلے موصوف پھر اس کی صفت درج ہوتی ہے جبکہ ترجمہ کرتے وقت پہلے صفت پھر موصوف کا بیان ہوتا ہے۔ اگر صفت حقیقی ہو تو اس کا ترجمہ اس طرح ہوگا جیسے جَاءَ نِیْ الرَّجُلُ الطَّوِیْلُ یعنی میرے پاس ایک لمبا مرد آیا۔ اگر صفت سببی ہو تو اس کا ترجمہ موصول صلہ کے انداز میں ہوگا مثلاً جَاءَ نِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ اَبُوْهُ (میرے پاس وہ مرد آیا جس کا باپ عالم ہے۔)

(۱۵) مؤکد تاکید کے ترجمے میں ''بے شک'' کا لفظ استعمال کیا جائے گا جیسے زَیْدٌ زَیْدٌ قَائِمٌ (بے شک زید ہی کھڑا ہے۔)

(۱۶) معطوف علیہ معطوف کو ملا کر ترجمہ مکمل کیا جائے گا جیسے جَاءَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو (زید اور عمرو آئے۔)

(۱۷) عطفِ بیان آنے کی صورت میں مبین اور عطفِ بیان کے درمیان لفظ ''یعنی'' لایا جائے گا۔ جیسے اَقْسَمَ بِاللّٰهِ اَبُوْحَفْصٍ عُمَرُ (ابو حفص یعنی عمر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے قسم اٹھائی۔)

(۱۸) عربی اسباق میں وَاعْلَمْ کا لفظ اکثر مقامات پر آتا ہے اس کا ترجمہ یوں کیا جاسکتا ہے (جان لو، جان لیجئے، یاد رکھئے)

سبق کا مفہوم کس طرح سمجھیں؟

جو طالبُ العلم عربی عبارت پر اعراب جاری کرنے اور اس کا بامحاورہ ترجمہ کرنے پر قادر ہو اس کے لئے تھوڑے سے غور وفکر کے بعد سبق کا مفہوم سمجھنا چنداں مشکل نہیں کیونکہ ایسا طالبُ العلم اس سبق پر دیئے گئے عربی حاشئے کا بھی بلاتکلف مطالعہ کرلے گا اور ضرورت محسوس ہونے پر اس کی عربی شرح بھی دیکھنے سے گریز نہیں کرے گا۔ مذکورہ دونوں امور میں مہارت حاصل کئے بغیر کامل طور پر مفہوم کو سمجھنے کی خواہش خوابوں ہی میں پوری ہوسکتی ہے۔ لہذا! جو طالبُ العلم سبق کو احسن انداز میں سمجھنا چاہتا ہو اسے چاہئیے کہ وہ ماقبل دیئے گئے طریقے پر عمل کرکے اپنی عبارت اور ترجمہ مضبوط کرلے۔

عام مشاہدہ ہے کہ عبارت اور ترجمے میں کمزور رہ جانے والے طلبہ اپنی کمزوری دور کرنے کی مخلصانہ کوشش کرنے کی بجائے سستی کا شکار ہوکر ناقص قسم کی اردو شروحات کی مدد سے سبق کو تیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جس سے وقتی فائدہ تو شاید حاصل ہوجائے لیکن ان کی عربی عبارت کو سمجھنے کی رہی سہی صلاحیت بھی دم توڑ جاتی ہے۔ پھر بعضوں کو تو اردو شروحات کا ایسا ''نشہ'' لگ جاتا ہے کہ وہ فارغ التحصیل ہونے تک اس پر ''استقامت پزیر'' رہتے ہیں۔ ایسے طلبہ اسلامی بھائیوں کو غور کرنا چاہئیے کہ جب وہ مسندِ تدریس پر متمکن ہوں گے تو انہیں سبق کی عربی عبارت بھی حل کروانی ہوگی، نیز سمجھایا جانے والا سبق بھی عبارت پر منطبق کروانا ہوگا اور طلبہ کی طرف سے کئے جانے والے سوالات کے جوابات بھی دینا ہوں گے۔ اور اگر طلبہ آپ سے کوئی ایسا سوال کرنے کی ''جسارت'' کر بیٹھے جس کا جواب اردو شرح میں نہ ہوا تو کتنی شرمندگی کا

سامنا کرنا پڑے گا۔لہذا! طلبہ کو چاہئے کہ (بالخصوص ابتدائی درجات میں) ہرگز ہرگز اُردو شرح کے محتاج نہ بنیں بلکہ اپنے اندر عربی عبارت سے سبق سمجھنے کی استطاعت پیدا کریں، ہاں بعض اساتذہ کا یہ کہنا ہے کہ اگر وسطانی درجات میں تمام تر عربی سبق سمجھنے کے بعد محض زیادتی فہم کے لئے کسی معیاری اردو شرح کا مطالعہ کرلیا جائے تو نقصان دہ نہیں ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

طالبُ العلم کو چاہیے کہ اپنا مطالعہ حتی الامکان اس وقت تک جاری رکھے جب تک مکمل سبق سمجھ میں نہ آجائے۔اگر تمام تر کوشش کے باوجود سبق کا کوئی حصہ حل نہ ہو پائے تو رب تعالیٰ سے اس کے حل کے لئے دعا کرے۔پھر اگر سبق سمجھ میں آجائے تو فبہا وگرنہ درجہ میں استاذ محترم تو سمجھا ہی دیں گے۔

درجہ میں سبق کس طرح پڑھے؟

طالبُ العلم کو چاہئے کہ

- پڑھائی کے دوران جتنا ممکن ہو تعظیمِ علم کی نیت سے دوزانو ہوکر بیٹھے۔
- بلا حاجتِ شدیدہ ٹیک نہ لگائے۔
- دورانِ سبق ساتھی طالبُ العلم سے بات چیت نہ کرے، اگر کوئی دوسرا اسے بلاوجہ مخاطب کرے تو نرمی سے منع کردے۔
- دل ودماغ کے ساتھ استاذ محترم کی طرف متوجہ رہے،
- استاذ صاحب کے درسی بیان کے اہم نکات ڈائری وغیرہ میں نوٹ کرتا جائے۔
- اگر استاذ صاحب کی کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو آدابِ سوال کو مدِ نظر

رکھتے ہوئے سوال کرے،سوال پوچھنے کے چند آداب یہ ہیں،

(۱) استاذ کے درسی بیان کے دوران سوال نہ کرے، ہوسکتا ہے کہ اس کی بات کا جواب آگے آرہا ہو۔

(۲) سوال سبق سے ہٹ کر نہ ہو نیز ہوسکتا ہے کہ اس کا جواب حاشیے میں موجود ہو۔

(۳) وہ سوال دیگر طلبہ کی ذہنی سطح کے مطابق ہو بصورتِ دیگر تعلیمی اوقات کے بعد استاذ سے دریافت کر لے۔

(۴) وہ سوال استاذ کا امتحان لینے کے لئے قطعاً نہ ہو اور نہ ہی کثرتِ مطالعہ کی دھاک بٹھانا مقصود ہو۔

۞ اگر استاذ صاحب عربی عبارت پڑھنے کی عام پیش کش کریں تو مکمل خود اعتمادی کے ساتھ اپنے آپ کو پیش کرے۔

۞ اگر استاذ صاحب کوئی سوال کریں تو جواب معلوم ہونے کی صورت میں بلا جھجک اپنا ہاتھ بلند کر دے،لیکن اگر استاذ صاحب کسی اور کو جواب دینے کے لئے کہہ دیں تو یہ برا بھی نہ مانے۔

۞ اگر استاذ صاحب کو مخاطب کرنے کی ضرورت محسوس ہو تو باادب لہجے میں مخاطب کرے۔

۞ دورانِ سبق اپنے ذاتی مسائل مثلاً بیماری،تنگ دستی وغیرہ کا رونا رو کر بقیہ طلبہ کو پڑھائی سے محروم نہ کرے بلکہ تدریسی اوقات کے علاوہ استاذ صاحب سے ملاقات کر لے۔

۞ نفس وشیطان کے بہکاوے میں آکر کسی بھی مضمون سے اکتاہٹ کا اظہار

نہ کرے اور نہ ہی اس سبق کے دوران غیر سنجیدہ حرکتیں کرے مثلاً چھت کو گھورنا، جمائیاں لینا یا بار بار گھڑی دیکھنا وغیرہ۔

✿ اگر استاذ صاحب بشری تقاضے کے تحت کبھی غلط ڈانٹ بھی پلا دیں تو خاموش رہ کر صبر کا ثواب کمائے، استاذ کا کینہ ہرگز ہرگز اپنے دل میں نہ بٹھائے اور نہ ہی اِس وجہ سے مدرسہ چھوڑ کر جائے۔

✿ اگر حوصلہ افزائی یا انعام کا مستحق ہونے کے باوجود استاذ صاحب حوصلہ افزائی نہ کریں تو اسے اپنے اخلاص کی کمی کا نتیجہ تصوّر کرے،

✿ اگر اس کے حاصلِ مطالعہ اور استاذ صاحب کے درسی بیان میں فرق ہو تو استاذ صاحب کو غلط کہنے کی بجائے اپنے فہم کو ناقص تصور کرے، اور اگر کسی طرح استاذ ہی کی غلطی ثابت ہو تو استاذ محترم سے سبق کے بعد عاجزی وانکساری کے ساتھ احسن انداز میں اشارۃً اس طرح عرض کرے کہ'' استاذ صاحب اس سبق کا مطلب فلاں حاشیے یا عربی شرح سے مجھے اس طرح سمجھ میں آیا ہے، اس سلسلے میں کچھ مزید وضاحت فرما دیں۔'' ان شاءاللہ عَزَّوَجَلَّ استاذ صاحب اپنی غلطی کو محسوس کرلیں گے اور انہیں شرمندگی بھی نہیں ہوگی۔

روزمرّہ معمولات کے جدول کی اہمیت

طالبُ العلم کو چاہیئے کہ اپنا ایک جدول بنائے جس میں ہوم ورک کرنے، اگلے دن کے اسباق تیار کرنے، خارجی مطالعہ کرنے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کے اوقات مقرر کرے۔ اس جدول پر عمل کی برکت سے تمام کام مناسب وقت میں ہو جائیں گے۔

اس کے برعکس اگر طالبُ العلم اپنے وقت کو اِدھر اُدھر کے کاموں میں ضائع کرنے کی عادت بنالے تو قوی امکان ہے کہ وہ علم کی برکتوں سے محروم رہ جائے۔ رسولِ مقبول، حضرتِ آمنہ کے پھول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے:

عَلَامَةُ اِعْـرَاضِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَنِ الْعَبْدِ اِشْتِغَالُهٗ بِمَا لَا يَعْنِيْهِ ،وَاِنَّ اِمْرَأً ذَهَبَـتْ سَـاعَةٌ مِنْ عُمُرِهٖ فِيْ غَيْرِ مَا خُلِقَ لَهٗ لَجَدِيْرٌ اَنْ تَطُوْلَ عَلَيْهِ حَسْرَتُهٗ وَمَنْ جَاوَزَ الْاَرْبَعِيْنَ وَلَمْ يَغْلِبْ عَلَيْهِ خَيْرُهٗ شَرَّهٗ فَلْيَتَجَهَّزْ اِلَى النَّارِ

یعنی: بندے کا غیر مفید کاموں میں مشغول ہونا اس بات کی علامت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے اپنی نظرِ عنایت پھیر لی ہے۔ اور جس مقصد کے لیے انسان کو پیدا کیا گیا ہے، اگر اس کی زندگی کا ایک لمحہ بھی اس کے علاوہ گزر گیا تو وہ اس بات کا حقدار ہے کہ اس پر عرصہ حسرت دراز کردیا جائے۔ اور جس کی عمر چالیس سال سے زیادہ ہوجائے اور اس کے باوجود اُس کی برائیوں پر اس کی اچھائیاں غالب نہ ہوں، تو اسے جہنم کی آگ میں جانے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

(الفردوس بماثور الخطاب، باب المیم، الحدیث ۵۵۴۴، ج ۳، ص ۴۹۸)

ہمارے اسلاف رَحِمَھُمُ اللّٰہُ اپنے وقت کو کس طرح استعمال کیا کرتے تھے اس کی ایک جھلک ملاحظہ ہو:

حضرت داؤد طائی رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ روٹی پانی میں بھگو کر کھالیتے تھے، اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے، ''جتنا وقت لقمے بنانے میں صرف ہوتا ہے، اتنی دیر میں قرآن کریم کی پچاس آیتیں پڑھ لیتا ہوں۔''

(تذکرۃ الاولیاء، صفحہ ۲۰۱)

امام محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ ہمیشہ شب بیداری فرمایا کرتے تھے اور آپ کے پاس مختلف قسم کی کتابیں رکھی ہوتی تھیں جب ایک فن سے اکتا جاتے تو دوسرے فن کے مطالعے میں لگ جاتے تھے۔ یہ بھی منقول ہے کہ آپ اپنے پاس پانی رکھا کرتے تھے جب نیند کا غلبہ ہونے لگتا تو پانی کے چھینٹے دے کر نیند کو دور فرماتے اور فرمایا کرتے تھے کہ نیند گرمی سے ہے لہذا ٹھنڈے پانی سے دور کرو۔ (تعلیم المتعلم طریق التعلم، ص ۸۷)

ہوم ورک کس طرح کریں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

استاذ صاحب کا دیا ہوا کام عموماً دو طرح کا ہوتا ہے،

ایک: لکھنے والا دوسرا: یاد کرنے والا۔

چونکہ لکھنے کی نسبت یاد کرنے میں زیادہ توانائی صرف ہوتی ہے، لہذا! ہوم ورک کرنے میں ترتیب یہ ہونی چاہیے کہ جب تھکن غالب ہو لکھنے والا کام کیا جائے اور جب اعصاب پُرسکون ہوں تو یاد کرنے والا کام کیا جائے۔

(ا) لکھنے والا کام کرنے کا طریقہ:

ممکن ہو تو ہر سبق کے لئے الگ الگ رجسٹر یا کاپی بنائے اور اس کے پہلے صفحے پر اپنا نام اور درجہ وغیرہ لکھ دے تاکہ گم ہونے کی صورت میں تلاش کرنے میں زیادہ دشواری نہ ہو۔ جب بھی ہوم ورک کرے تو رَوانی سے چلنے والے قلم سے کرے۔ حسبِ ضرورت مارکر وغیرہ سے عنوانات بھی قائم کرے اور سکون کے ساتھ خوش خطی سے ہوم ورک کرے نیز اس کے لکھے ہوئے الفاظ نہ بہت چھوٹے ہوں کہ پڑھنے ہی میں نہ آئیں اور نہ ہی اتنے بڑے کہ بلا حاجت زائد صفحات استعمال ہو جائیں۔

سبق یاد کرنے کا بہتر طریقہ:

سبق کو زبانی یاد کرنے کے لئے ان اوقات کا انتخاب کریں جب آپ تازہ دم ہو کر سبق یاد کر سکیں۔ اور ہو سکے تو ایسے مقام کا انتخاب کریں جہاں آپ تنہا بیٹھ کر یکسوئی سے سبق یاد کر سکیں اور اگر ایسی تنہائی میسر نہ ہو اور دیگر طلبہ کے درمیان بیٹھ کر ہی سبق یاد کرنا پڑے تو کچھ ایسا کریں کہ آپ کو کچھ نہ کچھ یکسوئی حاصل ہو جائے مثلاً نگاہوں کو جھکائے رکھیں (یعنی آنکھوں کا قفلِ مدینہ لگا لیں)۔

اب سبق یاد کرنے سے پہلے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پھر حمدِ باری تعالیٰ کی نیت سے اَلۡحَمۡدُلِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ پڑھ لیجئے۔ اس کے بعد دل ہی میں سہی اللہ تعالیٰ سے سبق کو یاد کرنے میں کامیابی کی دعا کر لیجئے۔

اب سبق کو پوری توجہ سے اول تا آخر پڑھ لیں اور اس کے مفہوم کو بھی سمجھ لیجئے۔ اگر عربی کتاب سے یاد کر رہے ہوں تو پہلے عبارت پڑھ کر ترجمہ کریں پھر اس کے مفہوم کو بھی سمجھ لیجئے۔ اب اگر سبق طویل ہو تو اسے دو یا تین حصوں میں تقسیم کر لیجئے اور ہر حصے کے اہم الفاظ کو نشان زد کر لیں۔ پھر پہلے حصے کو چند مرتبہ (مثلاً ۴ یا ۵ مرتبہ) درمیانی آواز کے ساتھ اس طرح پڑھیں کہ آپ کے قریب بیٹھنے والے تشویش میں مبتلاء نہ ہوں۔ آواز کے ساتھ پڑھنے کا فائدہ یہ ہوگا کہ یاد کرنے میں ہمارے تین حواس یعنی آنکھ، زبان اور کان استعمال ہوں گے اور جو بات تین حواس کے ذریعے دماغ تک پہنچے گی ان شاءاللہ عَزَّوَجَلَّ جلد یاد ہوگی۔

اس کے بعد سبق کے مذکورہ حصے پر ہاتھ یا کوئی کاغذ وغیرہ رکھ کر نگاہیں جھکا کر یا

آنکھیں بند کر کے اسے زبانی دہرانے کی کوشش کریں، نگاہیں جھکانے یا آنکھیں بند کرنے کا فائدہ یہ ہوگا کہ سبق کے الفاظ کا نقشہ ہمارے ذہن میں بیٹھ جائے گا کہ پہلی سطر میں کون سے الفاظ تھے اور دوسری میں کون سے؟ علی ھذا القیاس۔ اس دوران اگر کوئی لفظ بھول جائے تو ہاتھ اٹھا کر صرف اسی لفظ کو دیکھ کر دوبارہ ہاتھ رکھ دیجئے۔ اپنی اس مشق کو اس وقت تک جاری رکھیں جب تک آپ بغیر دیکھے اس حصے یا پیراگراف کو دہرانے میں کامیاب نہ ہو جائیں۔ پہلے حصے کو یاد کرنے کے بعد دوسرے حصے کی طرف بڑھ جائیں پھر اسے بھی اسی طرح یاد کریں پھر تیسرے حصے کو یاد کریں۔ جب سبق کے تمام حصوں کو الگ الگ یاد کر چکیں تو مکمل سبق کو اتنی مرتبہ زبانی دہرائیں کہ زبان میں روانی آجائے۔

زبانی یاد کر چکنے کے بعد اگر وقت میں وسعت ہو تو اس سبق کو لکھ کر بھی دہرالیں۔ اس کے بعد اسے ضرور بالضرور کسی ساتھی طالبُ العلم سے تکرار کر کے پختہ کرلیں کہ مشہور عربی مقولہ ہے: ''اَلسَّبَقُ حَرفٌ وَالتَّکرَارُ اَلفٌ یعنی سبق ایک حرف اور اس کی تکرار ہزار بار ہونی چاہیئے۔'' عموماً اقامتی (یعنی رہائشی) مدارس میں اوقاتِ تعلیم کے بعد پڑھائی کے حلقوں کی ترکیب ہوتی ہے جو کہ طلبہ کی پڑھائی کے لئے بہت مفید ہے لیکن متعدد طلبہ اس سے خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھا پاتے جس کی ایک وجہ اُن کا تکرار کے مفید طریقے سے نابلد ہونا بھی ہے، لہذا! ذیل میں حلقوں میں تکرار کا طریقہ ملاحظہ فرمائیں۔

حلقوں میں تکرار کا طریقہ

سب سے پہلے شرکاءِ حلقہ کا تعیّن کرلیجئے کہ ایک حلقہ کن کن طلبہ پر مشتمل ہوگا اس سلسلے میں استاذِ محترم سے راہنمائی لینا بہت مفید ہے، حلقہ کا ایک نگران اور وقتِ

تکرار بھی مقرر کرلیا جائے۔ حلقے میں شرکت سے پہلے تمام طلبہ اپنا سبق یاد کرلیں۔ تکرار کے حلقے میں سب سے پہلے اُن اسباق کی تکرار کریں جن کا سبق آج پڑھ چکے ہوں۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے نگرانِ حلقہ کسی اسلامی بھائی کو سبق کی عربی عبارت پڑھنے کا کہے، پھر دوسرا اسلامی بھائی اس کا ترجمہ کرے، اس دوران باقی اسلامی بھائی اپنی توجہ انہی کی جانب مرکوز رکھیں۔ ترجمہ ہوجانے کے بعد نگرانِ حلقہ اس سبق کا مفہوم بیان کریں پھر تمام اسلامی بھائی وہ مفہوم ایک دوسرے کے سامنے بیان کریں۔ اسی طرح دوسرے پھر تیسرے حتّٰی کہ تمام اسباق کی تکرار کرلیں۔

اس کے بعد کل پڑھے جانے والے اسباق کی عبارت ایک ایک کرکے سنالیں جس سے زبان میں روانی بھی آجائے گی اور غلطیوں کی اصلاح بھی ہوجائے گی۔ حلقے میں سنجیدگی کا عنصر برقرار رکھنا بے حد ضروری ہے ورنہ کامل فائدہ حاصل نہ ہوسکے گا۔ خواہ مخواہ کی ابحاث اور غیر ضروری باتوں سے بچا جائے کہ وقت کا ضیاع ہوگا۔ حلقے کے معاملات میں کسی بھی قسم کی پیچیدگی کی صورت میں آپس میں الجھنے یا حلقہ ہی ختم کردینے کی بجائے اپنے استاذِ محترم کی بارگاہ میں رجوع کیجئے۔

چند اہم باتیں:

(۱) سبق کو بغیر سمجھے رٹنے کی کوشش نہ کریں کہ بغیر سمجھے رٹا ہوا سبق جلد بھول جاتا ہے۔ (یاد رہے! علمِ صرف کی گردانوں کا معاملہ اس کے علاوہ ہے۔)

(۲) دیئے گئے طریقے کے مطابق سکون کے ساتھ سبق یاد کریں، جلد بازی مت کریں کہ سوائے وقت کے ضیاع کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

(۳) یاد کرنے میں ترتیب یوں رکھئے کہ پہلے آسان سبق یاد کریں پھر مشکل پھر

اس سے مشکل۔علیٰ ھذا القیاس

(۴)اس دوران کسی سے گفتگو نہ فرمائیں۔

(۵) نگاہ کو آزاد نہ چھوڑیں کہ سبق یاد کرنے میں خلل پڑے گا۔

(۶)اگر نفس سبق یاد کرنے میں سستی دلائے تو اسے سزا دیجئے مثلاً کھڑے ہو کر سبق یاد کرنا شروع کردیں یا پھر جب تک سبق یاد نہ ہو جائے اس وقت تک کھانا نہ کھائیں یا پانی نہ پئیں۔

(۷)ذہن کو اِدھر اُدھر نہ بھٹکنے دیں کہ کبھی تو (اپنے یا ماموں وغیرہ کے) گھر پہنچے ہوئے ہوں اور کبھی جامعہ کے مطبخ میں، بلکہ انہماک کے ساتھ سبق یاد کریں۔

سبق سنانے کا انداز کیسا ہو؟

دوسرے دن جب استاذ محترم درجہ میں سبق سنیں تو طالبُ العلم کو چاہیے کہ درج ذیل امور اپنے پیشِ نظر رکھے،

۞ احساسِ کمتری میں مبتلا ہونے کے بجائے ہاتھ بلند کرکے خود کو سبق سنانے کے لئے پیش کرے۔

۞ اگر استاذ صاحب سبق سنانے کے لئے کہیں تو مؤدبانہ انداز میں کھڑے ہو کر بھرپور خود اعتمادی کے ساتھ سبق سنائے۔

۞ سبق سنانے کے دوران الفاظ کی ادائیگی کی رفتار مناسب رکھے، حروف نہ چبائے۔

۞ جو پوچھا گیا ہے اسی کا جواب دے، غیر ضروری طوالت سے بچے۔

۞ سبق پر مشتمل جملوں کی ترتیب پہلے سے قائم کرلے اور خلطِ مبحث سے

دامن بچائے۔

✿ سبق سنانے کے بعد اگر استاذ کی جانب سے حوصلہ افزائی کی جائے تو مریضِ عُجب بننے سے بچے اور اپنی کامیابی کو اللہ تعالیٰ کی عطا تصور کرے اور اگر ناقص انداز میں سبق سنانے کی بنا پر ڈانٹ کھانے کو ملے تو مایوس ہونے کی بجائے مزید محنت کرے۔

امتحان(Test) کی تیاری کس طرح کریں ؟

امتحان کی تیاری کے سلسلہ میں مکتبۃ المدینہ کی شائع کردہ کتاب ''**امتحان کی تیاری کیسے کریں؟**'' کا مطالعہ بے حد مفید ہے۔اس کتاب کے مطالعے کی برکت سے طلبہ کو ادارے کی طرف سے ہونے والے سہ ماہی ،ششماہی اور سالانہ امتحان کی تیاری میں خاص دِقّت محسوس نہیں ہوگی۔ان شاءاللہ عَزَّوَجَلَّ

حافظہ کیسے مضبوط کریں ؟

بلاشبہ اسباق کو یاد کرنے میں حافظہ بنیادی اہمیت رکھتا ہے بلکہ اس کی کمزوری کو علم کے لئے آفت قرار دیا گیا ہے چنانچہ مشہور ہے'' اٰفَةُ الْعِلْمِ النِّسْیَانُ یعنی بھول جانا علم کے لئے آفت ہے۔''لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی قوتِ حافظہ کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے کی کوشش کریں۔اس ضمن میں درجِ ذیل امور پیشِ نظر رکھنا بے حد مفید ثابت ہوگا ان شاءاللہ عَزَّوَجَلَّ۔

(۱) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے حافظے کی مضبوطی کے لئے دعا کریں کہ دعا مؤمن کا ہتھیار ہے۔یہ دعا اس طرح بھی کی جاسکتی ہے،''(بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر رب عَزَّوَجَلَّ کی حمد بیان کرنے اور رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پر درودِ پاک پڑھنے کے بعد یوں

عرض کریں)اے میرے مالک ومولاعَزَّوَجَلَّ! تیرا عاجز بندہ تیری بارگاہ میں حاضر ہے، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیرے دین کا علم حاصل کرنا چاہتا ہوں لیکن میری یادداشت میرا ساتھ نہیں دیتی، اے ہر شے پر قادر رب عَزَّوَجَلَّ! تُو اپنی قدرتِ کاملہ سے میرے کمزور حافظے کو قوی فرما دے اور مجھے بھول جانے کی بیماری سے نجات عطا فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم''

(۲) ہر وقت باوضو رہنے کی کوشش کریں۔اس کا ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ ہمیں سنت پر عمل کا ثواب ملے گا جبکہ دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ ہمیں خود اعتمادی کی دولت نصیب ہوگی اور احساسِ کمتری ہمیں چھونے بھی نہ پائے گا جو کہ حافظے کے لئے شدید نقصان دہ ہے۔

(۳) سرکارِ مدینہ سرورِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر درود وسلام کی کثرت کریں کہ اس کے نتیجے میں ثواب کے ساتھ بہتر یادداشت کا تحفہ بھی نصیب ہوگا جیسا کہ نبی اکرم نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا،''جب تم کسی چیز کو بھول جاؤ تو مجھ پر درود پاک پڑھو وہ چیز ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں یاد آجائے گی۔''

(القول البدیع،ص ۲۱۷)

(۴) حافظے کو نقصان دینے والی چیزوں سے بچیں مثلاً گناہوں سے پرہیز کریں کہ مشہور ہے''اَلنِّسْیَانُ مِنَ الْعِصْیَانِ یعنی عصیاں سے نسیان ہوتا ہے۔''،اس کے علاوہ چکنائی والی ،کھٹی اور بلغم پیدا کرنے والی اشیاء سے دور رہیں کہ یہ حافظے کو شدید نقصان پہنچاتی ہیں۔بلغم کے علاج کے لئے موسم کی مناسبت سے روزانہ یا وقفے وقفے سے مٹھی بھر کشمش (سوغی) کھانا بے حد مفید ہے جیسا کہ قبلہ امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی فرماتے ہیں کہ''بلغم اور زکام کے علاج کے

سلسلے میں جو فائدہ کشمش نے دیا کسی دواء نے بھی نہیں دیا۔'' (مدنی مذاکرہ: کیسٹ نمبر ۱۲۴)

(۵) اپنی صحت کا خاص طور پر خیال رکھیں ۔کہیں ایسا نہ ہو کہ ہر وقت پڑھتے رہنے کی بناء پر اتنے کمزور ہو جائیں کہ اِدھر ذرا سی سرد ہوا چلی اُدھر حضرت کوزکام اور بخار نے آن گھیرا، ......اور نہ ہی اتنا وزن بڑھا لیں کہ نیند اور سستی سے دامن چھڑانا دشوار ہو جائے۔

(۶) حافظے کی مضبوطی کے لئے اپنے معالج کے مشورے سے دوائی کا استعمال بھی کریں اس کے لئے خمیرہ گاؤزبان کا استعمال بہت مفید ہے۔

(۷) ذہن کو آرام دینے کی غرض سے مناسب مقدار میں (مثلاً ۲۴ گھنٹوں میں ۶ سے ۸ گھنٹے) نیند ضرور لیں ۔کہیں ایسا نہ ہو کہ پہلے پہل تو پڑھائی کے جوش میں نیند کو فراموش کر بیٹھیں لیکن چند دنوں کے بعد تھکاوٹ کا احساس آپ کے دل ودماغ کو ایسا گھیرے کہ تھوڑی سی دیر پڑھنے کے بعد ذہن پر غنودگی چھانے لگے اور آپ نیند کی آغوش میں جا پڑیں۔نیند کے بعد مکمل طور پر تازہ دم ہونے کے لئے حصولِ ثواب کی نیت سے باوضو سونے کی عادت بنائیں اور سونے سے پہلے تسبیح فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا (یعنی ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر) پڑھ لیں۔اگر آرام کرنے کے بعد بھی پڑھائی کے دوران نیند کا غلبہ ہونے کی شکایت ہو تو روزانہ لیموں ملے ایک گلاس پانی میں ایک چمچ شہد ملا کر پی لینا بے حد مفید ہے جیسا کہ شیخِ طریقت امیرِ اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی فرماتے ہیں کہ ''خلافِ معمول نیند کا آنا جگر کی کمزوری پر دال (دلالت کرتا) ہے اور اس کا علاج یہ ہے کہ لیموں والے پانی میں شہد کا ایک چمچ نہار منہ استعمال کریں۔'' (مدنی مذاکرہ: کیسٹ نمبر ۱۲۴)

(۸) اپنے اساتذہ اور پیرومرشد کا احترام اپنی عادات میں شامل کرلیں اور ان کے فیوض وبرکات حاصل کریں۔

(۹) فضول گفتگو سے پرہیز کرتے ہوئے زبان کا قفل مدینہ لگائیں (اس کی تفصیلی وضاحت کے لئے امیر اہل سنت مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی کے رسالہ ''خاموش شہزادہ'' کا مطالعہ فرمائیں)، اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ زبان جتنی کم استعمال ہوگی ذہن کی توانائی اتنی زیادہ محفوظ رہے گی اور یہ توانائی سبق یاد کرنے کے وقت ہمارے کام آئے گی۔ان شاءاللہ عَزَّوَجَلَّ

(۱۰) نگاہیں نیچی رکھنے کی سنت پر عمل کرتے ہوئے آنکھوں کا قفل مدینہ لگائیں۔اس کا بھی یہی فائدہ ہوگا کہ ہمارے ذہن کی توانائی محفوظ رہے گی۔

(۱۱) غیر ضروری اور گناہوں بھرے خیالات سے بچتے ہوئے ذہن کا قفل مدینہ لگائیں۔اس کا بھی وہی فائدہ ہوگا جو اوپر ذکر کیا جاچکا ہے۔

(۱۲) جو اسلامی بھائی شیخ طریقت، امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی سے بیعت یا طالب ہوں وہ یادداشت میں بہتری کے لئے ۴۰ دن تک روزانہ ۲۱ مرتبہ ''**یَاعَلِیْمُ**'' پانی پر دم کرکے نہار منہ پئیں، ان شاءاللہ عَزَّوَجَلَّ حافظہ روشن ہوجائے گا۔(شجرۂ عطاریہ، ص۴۶)

استقامت کیسے حاصل کریں؟

ایک طالبُ العلم کو حصولِ علم میں کامیابی کے لئے سخت محنت کرنا اور پھر اس پر استقامت حاصل کرنا بے حد ضروری ہے۔ مسلسل کوشش کے نتیجے میں ایک دن کامیابی ضرور اس کے قدم چومے گی۔اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ترجمہ کنز الایمان: اور جنھوں

نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھا دیں گے۔(پ۲۱،العنکبوت:۶۹)

مشہور عربی مقولہ ہے:

مَنْ طَلَبَ شَیْئًا وَجَدَّ وَجَدَ وَمَنْ قَرَعَ الْبَابَ وَلَجَّ وَلَجَ یعنی جو کسی چیز کی طلب میں محنت وکوشش کرتا رہا وہ اسے ایک دن ضرور پالے گا اور جو کسی دروازے کو کھٹکھٹائے اور مسلسل کھٹکھٹاتا ہی چلا جائے تو ایک دن وہ اس کے اندر ضرور داخل ہو گا۔(تعلیم المتعلم طریق التعلم،ص۴۵)

عموماً دیکھا گیا ہے کہ حصولِ علمِ دین کے لئے آنے والے طلبہ کی بہت بڑی تعداد استقامت سے محروم رہتی ہے اور اکثر طلبہ اپنی تعلیم (خصوصاً ابتدائی درجات میں) اَدھوری چھوڑ کر اپنے علاقوں میں چلے جاتے ہیں اور دیگر کاموں میں مصروف ہوجاتے ہیں،جس کے نتیجے میں پہلے درجہ میں داخل ہونے والوں کی بہت کم تعداد آخری درجہ یعنی دورۂ حدیث میں پہنچ پاتی ہے۔

ایسے طلبہ کوغور کرنا چاہئے کہ ایک ایسا کام جو ہمارے لئے عظیم ثواب کا سبب بن سکتا ہواور اس میں اُخروی کامیابی کا راز پوشیدہ ہو،اور سب سے بڑھ کر جس کے ذریعے رب تعالیٰ اور اس کے حبیب،بیماردلوں کے طبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضا حاصل ہوسکتی ہوتو اس کام کو چھوڑ دینا کس قدر نقصان دہ ہے۔طلبہ اسلامی بھائیوں کو عدمِ استقامت سے دوچار کرنے والی چندوجوہات اوران کا حل سطورِ ذیل میں ملاحظہ کیجئے،

(1) سبق سمجھ نہ آنا:

بعض طلبہ یہ کہتے سنائی دیتے ہیں کہ ہمیں سبق سمجھ نہیں آتا لہذا پڑھنے کا کیا فائدہ،کیوں نہ ہم کوئی دوسرا کام کرلیں۔

اس کا حل:

ایسے اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ پچھلے صفحات میں دیئے گئے طریقہ کار کے مطابق سبق کا پیشگی مطالعہ کرنے کی عادت بنائیں اور سبق پڑھنے اور سنانے سے متعلق دیئے گئے مشورے پر عمل کریں تو ان شاءاللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں بہت جلد سبق سمجھ میں آنا شروع ہو جائے گا۔

(2) بیماری:

بعض طلبہ اس لئے بھی تعلیم کا سلسلہ منقطع کر دیتے ہیں کہ ان کی طبیعت مسلسل خراب رہتی ہے۔

اس کا حل:

ایسے اسلامی بھائیوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ کسی اچھے حکیم یا ڈاکٹر سے اپنا علاج کروائیں۔اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی غور کریں کہ نفس کی لذت کی خاطر کہیں وہ مسلسل بد پرہیزی کے مرتکب تو نہیں ہو رہے ،ظاہر ہے کہ جو آدمی گول گپے ، دہی بڑے،مصالحے دار بریانی، پیزہ اور طرح طرح کی کھٹی میٹھی چیزیں کھانے کا عادی ہو گا اسے بیماریاں نہیں گھیریں گی تو اور کیا ہو گا؟ (اس سلسلے میں تفصیلی راہنمائی کے لئے بانیٔ دعوتِ اسلامی مدظلہ العالی کی مایہ ناز تحریر ''پیٹ کا قفلِ مدینہ'' پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔)

نیز بازار جا کر کھانا کوئی اچھی بات نہیں ،جیسا کہ بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی اپنی کتاب ''آدابِ طعام'' میں نقل فرماتے ہیں:

''حضرت سَیِّدُ نا ابو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ نبیِّ کریم ،رسولِ عظیم ،رءُوفٌ رَّحیم علیہِ افضلُ الصَّلوٰۃِ وَالتَّسلیم نے اِرشاد فرمایا،''بازار میں کھانا

بُرا ہے۔'' (جامع صغیر، الحدیث ۳۰۷۳، ص۱۸۴)

صدرُ الشَّریعہ بدرُ الطَّریقہ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں، ''راستے اور بازار میں کھانا مکروہ ہے۔'' (بہارِ شریعت حصہ ۱۶ص۱۹)

بازار کی روٹی

حضرتِ سیِّدُنا امام بُرہانُ الدین ابراھیم زَرْنُوجی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں، امامِ جلیل حضرتِ سیِّدُنا محمد بن فَضل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے دَورانِ تعلیم کبھی بھی بازار سے کھانا نہیں کھایا ان کے والِد صاحِب ہر جُمُعہ کو اپنے گاؤں سے ان کیلئے کھانا لے آتے تھے۔ ایک مرتبہ جب وہ کھانا دینے آئے تو ان کے کمرے میں بازار کی روٹی رکھی دیکھ کر سخت ناراض ہوئے اور اپنے بیٹے سے بات تک نہیں کی۔ صاحبزادے نے معذرت کرتے ہوئے عرض کی، ابّا جان! یہ روٹی بازار سے میں نہیں لایا میرا رفیق میری رِضا مندی کے بِغیر خرید کر لایا تھا۔ والِد صاحِب نے یہ سُن کر ڈانٹتے ہوئے فرمایا، اگر تمہارے اندر تقوٰی ہوتا تو تمہارے دوست کو کبھی بھی یہ جُرأت نہ ہوتی۔
(تعلیم المتعلّم طریق التعلّم، ص ۶۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

مسلسل بیمار رہنے والے اسلامی بھائی طبی علاج کے ساتھ ساتھ روحانی علاج بھی کروائیں۔ اس کے لئے اپنے شہر میں مجلس مکتوبات وتعویذاتِ عطاریہ کے بستے (اسٹال) سے تعویذ اور وظائف وغیرہ حاصل کریں، ان شاءاللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا فائدہ وہ کھلی آنکھوں سے ملاحظہ کریں گے۔ امیرِ اہلِ سنت بانیٔ دعوتِ اسلامی مدظلہ العالی کے عطا کردہ تعویذاتِ عطاریہ کی برکات جاننے کے لئے ''خوفناک بلا، پُر اَسرار

کُتّا اور سینگوں والی دُلہن'' نامی رسائل کا مطالعہ فرمائیں۔

(3) مالی پریشانی:

بعض اوقات طلبہ اس لئے بھی علومِ دینیہ کی تکمیل نہیں کر پاتے کہ ان کے پاس اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے پیسے نہیں ہوتے۔

اس کا حل:

تنگ دست طالبُ العلم یقیناً بڑی آزمائش میں مبتلاء ہوتا ہے، خصوصاً اس وقت کہ جب گھر والوں کی طرف سے کوئی مالی تعاون نہ ہو۔مگر ایسے طالب العلم کو غور کرنا چاہئے کہ کہیں اس نے خواہ مخواہ اپنی ضروریات نہ بڑھا رکھی ہوں کیونکہ اکثر بنیادی ضروریات مثلاً اقامت، طعام اور علاج معالجہ وغیرہا، تو جامعہ کی انتظامیہ کی طرف سے پوری کی جاتیں ہیں ۔ بہرحال ایسے طالبُ العلم کو چاہئیے کہ کسی سے سوال کرنے کی بجائے ناظم صاحب یا اپنے استاذ صاحب کو اس پریشانی سے آگاہ کردے، امیدِ واثق ہے کہ وہ اس کی پریشانی کے حل کی کوئی ترکیب بنادیں گے۔بصورتِ دیگر وہ عارضی طور پر کوئی جز وقتی روزگار تلاش کرے، مثلاً کتابوں کی جلد بنانا وغیرہ

فقہ حنفی کے عظیم پیشوا اِمام اعظم ابوحنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے ہونہار شاگرد امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے جب امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی شاگردی اختیار کی تو آپ نہ صرف شادی شدہ تھے بلکہ مالی طور پر بھی زبوں حالی کا شکار تھے۔لیکن آپ نے ہمت نہ ہاری اور مسلسل علم حاصل کرتے رہے اور آخرِ کار فقہ حنفی کے امام کہلائے۔

(4) گھر والوں کی طرف سے رُکاوٹ:

بعض طلبہ اس لئے مدرسہ چھوڑ کر چلے جاتے ہیں کہ ہمیں گھر

والے کمانے پر مجبور کرتے ہیں۔

اس کا حل:

واقعی ایسی صورتِ حال بہت نازک ہوتی ہے۔ سب سے پہلے تو طالبُ العلم اپنے گھر والوں کو علم کے فضائل بتائے اور اس کی اہمیت ان کے دلوں میں اُتارنے کی کوشش کرے۔ اس کے بعد بھی اگر وہ اپنے مطالبے سے کسی مجبوری کے سبب دستبردار نہ ہوں تو طالبُ العلم کو چاہئے کہ تعلیم چھوڑنے کی بجائے کسی مسجد میں امامت یا اذان دینے کی خدمت سرانجام دے اور اپنے گھر والوں کو مناسب رقم ہر ماہ روانہ کرتا رہے۔

(5) دوسرے طلبہ سے اختلاف:

بسا اوقات طالبُ العلم یہ کہتے ہوئے مدرسہ چھوڑ دیتا ہے کہ میری اپنے ساتھیوں سے بنتی نہیں۔

اس کا حل:

ایسے اسلامی بھائیوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے گھر کے حالات پر نظر دوڑائیں کہ کیا وہاں ان کا کسی سے کوئی اختلاف نہیں ہے۔ مثلاً بھائیوں اور بہنوں سے اختلافات تو درکنار جھگڑا تک ہو جاتا ہے تو کیا محض اس وجہ سے وہ گھر چھوڑ دینے پر تیار ہوں گے کہ ہماری اپنے گھر والوں سے نہیں بنتی۔ المختصر! اختلافات کی بنیاد پر جامعہ چھوڑ دینا دانش مندی نہیں ہے۔

(6) جامعہ میں دل نہیں لگتا:

بعض طلبہ یہ کہتے ہوئے گھر واپسی کی تیاریاں کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں کہ یہاں ہمارا دل نہیں لگ رہا۔

اس کا حل:

اس قسم کی باتیں عموماً ابتدائی درجے میں ہوا کرتی ہیں۔ایسے بھائیوں کی خدمت میں التجاہے کہ شیطان کے ہاتھوں میں کھلونا بننے کی بجائے ذرا غور کریں کہ نئی جگہ سے مانوس ہونے کے لئے کچھ نہ کچھ وقت تو لگتا ہی ہے۔لہذا! بار بار علمِ دین کے فضائل پڑھیے اور ثابت قدمی سے علمِ دین سیکھنے میں مشغول ہوجائیے،ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ دل بھی لگ ہی جائے گا۔

کتابوں کی تعظیم کریں

''باادب بانصیب'' کے مقولے پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنی کتابوں،قلم،اور کاپیوں کی تعظیم کریں۔انہیں اونچی جگہ پر رکھئے۔دورانِ مطالعہ ان کا تقدس برقرار رکھئے۔کتابیں اُوپر تلے رکھنے کی حاجت ہوتو ترتیب کچھ یوں ہونی چاہیے،سب سے اُوپر قرآنِ حکیم،اس کے نیچے تفاسیر،پھر کتبِ حدیث،پھر کتبِ فقہ،پھر دیگر کتبِ صرف ونحو وغیرہ۔کتاب کے اوپر بلاضرورت کوئی دوسری چیز مثلاً پتھر اور موبائل وغیرہ نہ رکھیں۔

شیخ امام حلوانی رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ میں نے علم کے خزانوں کو تعظیم وتکریم کرنے کے سبب حاصل کیا وہ اس طرح کہ میں نے کبھی بھی بغیر وضو کاغذ کو ہاتھ نہیں لگایا۔(تعلیم المتعلم طریق التعلم،ص۵۲)

ایک مرتبہ شیخ شمس الائمہ امام سرخسی رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہِ کا پیٹ خراب ہو گیا۔آپ کی عادت تھی کہ رات کے وقت کتابوں کی تکرار اور بحث ومباحثہ کیا کرتے تھے۔ایک رات پیٹ خراب ہونے کی وجہ سے آپ کو 17 بار وضو کرنا پڑا کیونکہ آپ بغیر وضو تکرار نہیں کیا کرتے تھے۔(تعلیم المتعلم طریق التعلم،ص۵۲)

علم پر عمل کی ضرورت

حصولِ علم کے بعد اس پر عمل کرنا بھی بے حد ضروری ہے۔ محض علم کے حصول ہی کو سب کچھ سمجھ لینا اور عمل کی طرف رغبت نہ کرنا باعثِ ہلاکت ہے۔ حضرت سیدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اپنے کسی عزیز شاگرد کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

اے نورِ نظر! نیک اعمال سے محروم اور باطنی کمالات سے خالی نہ رہنا (یعنی ظاہر و باطن کو اخلاقِ حسنہ سے مزین و آراستہ کرنا) اور اس بات کو یقینی جان کہ (عمل کے بغیر) صرف علم ہی بروز حشر تیرے کام نہ آئے گا۔ جیسا کہ ایک شخص جنگل میں ہو اور اس کے پاس دس تیز اور عمدہ تلواریں اور دیگر ہتھیار ہوں، ساتھ ہی ساتھ وہ بہادر بھی ہو اور اسے جنگ کرنے کا طریقہ بھی آتا ہو، ایسے میں اچانک ایک مہیب اور خوفناک شیر اس پر حملہ کر دے! تو تیرا کیا خیال ہے؟ کہ استعمال کے بغیر صرف ان ہتھیاروں کی موجودگی اسے اس مصیبت سے بچا سکتی ہے؟ یقیناً تو اچھی طرح جانتا ہے کہ ان ہتھیاروں کو استعمال میں لائے بغیر اس حملے سے نہیں بچا جا سکتا۔ لہذا اس بات کو اپنی گرہ سے باندھ لو! کہ اگر کسی شخص کو ہزاروں علمی مسائل پر عبور حاصل ہو اور وہ اس کی تعلیم بھی دیتا ہو، لیکن اس کا اپنے علم پر عمل نہ ہو، تو اسے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوگا۔ (ایھا الولد، ص ۲۵۸)

ظاہر کے ساتھ باطن بھی سنواریں

حضرت سیدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ باطن کی آراستگی کی اہمیت اجاگر کرتے ہوئے ''ایھا الولد'' میں لکھتے ہیں:

اب میری بات غور سے سن لے! اس میں خوب غور و فکر کر، اس پر عمل کر، یقیناً تیری نجات اور کامیابی کی صورت بن جائے گی۔ اگر تجھے یہ معلوم ہو جائے، کہ بادشاہ

وقت تجھے ایک ہفتہ بعد ملنے آ رہا ہے تو اس عرصہ میں جہاں تیرا گمان ہو کہ بادشاہ کی نظر پڑ سکتی ہے، اس کی اصلاح و درستگی میں مشغول اور مصروف ہو جائے گا۔ مثلاً اپنے کپڑوں کو صاف ستھرا رکھے گا اپنے بدن کی دیکھ بھال اور زیب و زینت پر خصوصی توجہ دے گا۔ گھر کی اِک اِک چیز کو صاف و آراستہ کرنے کی کوشش کرے گا۔ اب تو خوب سوچ اور سمجھ اور غور وفکر کر کہ میں نے کس جانب اشارہ کیا ہے۔ اور عقلمند کے لیے تو اشارہ ہی کافی ہے رسولوں کے تاجدار، باذنِ پروردگار عزوجل غیبوں سے خبردار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مشکبار ہے:

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلَا اِلٰی اَعْمَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَنِیَّاتِکُمْ اللہ تعالیٰ تمہاری شکل وصورت اور تمہارے ظاہری اعمال کو نہیں دیکھتا، وہ تو تمہارے دلوں اور تمہاری نیّتوں پر نظر فرماتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب القناعۃ، الحدیث ۴۱۴۳، ج ۴، ص ۴۴۳)

اگر تو احوالِ قلب کے متعلق علم کا ارادہ رکھتا ہے تو ''احیاء العلوم'' اور ہماری دیگر تصانیف کا مطالعہ کر کیونکہ کیفیاتِ قلب سے آگاہی حاصل کرنا تو فرض عین ہے جبکہ دیگر علوم کا حصول فرض کفایہ ہے مگر اس قدر علم حاصل کرنا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ فرائض واحکام کو کامل و بہتر اور اچھے طریقے سے سرانجام دیا جاسکے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں یہ علم حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (ایھا الولد ص ۲۶۶)

مرشد کی ضرورت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے ظاہر و باطن کی اصلاح کے لئے کسی تربیت کرنے والے کا ہونا بہت ضروری ہے۔ چنانچہ امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں:

تربیت کی مثال بالکل اس طرح ہے، کہ جس طرح ایک کسان کھیتی باڑی کے دوران اپنی فصل سے غیر ضروری گھاس، جڑی بوٹیاں نکال دیتا ہے تا کہ فصل کی ہریالی اورنشونما میں کمی نہ آئے اسی طرح سالکِ راہِ حق (مرید) کے لیے شیخ (مرشد کامل) کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ جو اس کی احسن طریقے سے تربیت کرے اور اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے لیے اس کی راہنمائی کرے۔ رب کریم عزوجل نے انبیاء اور رسولوں عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کولوگوں کی طرف اس لیے مبعوث فرمایا تا کہ وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا راستہ بتائیں، مگر جب آخری رسول، نبی مقبول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس جہاں سے پردہ فرما گئے اور نبوت ورسالت کا سلسلہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ختم ہوا تو اس منصب جلیل کو خلفائے راشدین رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْن نے بطور نائب سنبھال لیا اور لوگوں کو راہ حق پر لانے کی سعی وکوشش فرماتے رہے۔ (ایھا الولد، ص ۲۶۲)

مدنی مشورہ:

جو طلبہ اسلامی بھائی کسی کے مُرید نہ ہوں اُن کی خدمت میں مَدَنی مشورہ ہے! کہ وہ **شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس قادری** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے مُرید بن جائیں اور جو پہلے سے کسی پیر صاحب سے بیعت ہوں وہ امیر اہل سنت مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی سے طالب ہو کر اپنے پیر صاحب کے فیض کے ساتھ ساتھ امیرِ اہل سنت مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی کا فیض بھی حاصل کریں۔ الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ! آپ مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی کی نگاہِ فیض سے لاکھوں مسلمانوں بالخصوص

نوجوانوں کی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا ہوگیا اور وہ گناہوں سے تائب ہوکر صلوٰۃ وسنت کی راہ پر گامزن ہوگئے۔

امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ میں مُرید کرتے ہیں، اور قادری سلسلے کی تو کیا بات ہے! کہ حضور غوثِ اعظم رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، ''میں اپنے مریدوں کا قیامت تک کے لئے توبہ پر مرنے کا (بفضلِ خدا عزوجل) ضامن ہوں۔'' (بہجۃ الاسرار، ص ۱۹۱)

استاذ سے تعلقات کیسے ہوں؟

استاذ اور طالبُ العلم کا رشتہ انتہائی مقدس ہوتا ہے۔ لہذا طالبُ العلم کو چاہئیے کہ وہ درج ذیل امور پیش نظر رکھے......

استاذ کے حقوق پورے کرے:

اعلیٰ حضرت مجدددین وملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کتبِ معتبرہ کے حوالے سے اُستاد کے حقوق بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ ''عالم کا جاہل پر اور استاد کا شاگرد پر ایک سا حق ہے اور وہ یہ کہ

(۱) اس سے پہلے گفتگو شروع نہ کرے۔

(۲) اس کی جگہ پر اس کی غیرموجودگی میں بھی نہ بیٹھے۔

(۳) چلتے وقت اس سے آگے نہ بڑھے۔

(۴) اپنے مال میں سے کسی چیز سے اُستاد کے حق میں بخل سے کام نہ لے یعنی جو کچھ اسے درکار ہو بخوشی حاضر کر دے اور اس کے قبول کر لینے میں اس کا احسان اور اپنی سعادت تصور کرے۔

(۵) اس کے حق کو اپنے ماں باپ اور تمام مسلمانوں کے حق سے مقدم رکھے۔

(۶) اور اگر چہ اس سے ایک ہی حرف پڑھا ہو، اس کے سامنے عاجزی کا اظہار کرے۔

(۷) اگر وہ گھر کے اندر ہو، تو باہر سے دروازہ نہ بجائے ، بلکہ خود اس کے باہر آنے کا انتظار کرے۔

(۸) (اسے اپنی جانب سے کسی قسم کی اَذیت نہ پہنچنے دے کہ) جس سے اس کے استاد کو کسی قسم کی اذیت پہنچی، وہ علم کی برکات سے محروم رہے گا۔ (فتاویٰ رضویہ۔ جلد۱۰۔ صفحہ ۹۶، ۹۷)

اپنے اُستاذ کا ادب کرے:

کسی عربی شاعر نے کہا ہے،

مَاوَصَلَ مِنْ وَصْلٍ اِلَّا بِالْحُرْمَةِ وَمَاسَقَطَ مِنْ سَقْطٍ اِلَّا بِتَرْكِ الْحُرْمَةِ

یعنی جس نے جو کچھ پایا اَدب و احترام کرنے کی وجہ سے پایا اور جس نے جو کچھ کھویا وہ اَدب و احترام نہ کرنے کے سبب ہی کھویا۔

حضرت سہل بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے کوئی سوال کیا جاتا، تو آپ پہلوتہی فرمالیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ اچانک دیوار سے پشت لگا کر بیٹھ گئے اور لوگوں سے فرمایا، ''آج جو کچھ پوچھنا چاہو، مجھ سے پوچھ لو۔'' لوگوں نے عرض کی، ''حضور! آج یہ کیا ماجرا ہے؟ آپ تو کسی سوال کا جواب ہی نہیں دیا کرتے تھے؟'' فرمایا، ''جب تک میرے اُستاد حضرت ذوالنون مصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ حیات تھے، ان کے ادب کی وجہ سے جواب دینے سے گریز کیا کرتا تھا۔''

لوگوں کو اس جواب سے مزید حیرت ہوئی کیونکہ ان کے علم کے مطابق حضرت ذوالنون مصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علَیْہِ ابھی حیات تھے۔ بہر حال آپ کے اس جواب کی بناء پر فوراً وقت اور تاریخ نوٹ کر لی گئی۔ جب بعد میں معلومات کی گئیں، تو واضح ہوا کہ آپ کے کلام سے تھوڑی دیر قبل ہی حضرت ذوالنون مصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا انتقال ہو گیا تھا۔ (تذکرۃ الاولیاء، ج۱ص ۲۲۹)

امام شعبی نے روایت کیا کہ حضرت زید بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہُ نے ایک جنازے پر نماز پڑھی۔ پھر سواری کا خچر لایا گیا، تو حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے آگے بڑھ کر رکاب تھام لی۔ یہ دیکھ کر حضرت زید رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہُ نے فرمایا، ''اے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا کے بیٹے! آپ ہٹ جائیں۔'' اس پر حضرت ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا، ''علماء واکابر کی اسی طرح عزت کرنی چاہیئے۔'' (جامع بیان العلم وفضلہ، صفحہ ۱۱۶)

استاذ کو اپنا روحانی باپ سمجھے:

استاذ روحانی باپ کا درجہ رکھتا ہے لہذا طالبُ العلم کو چاہیئے کہ اسے اپنے حق میں حقیقی باپ سے بڑھ کر مخلص جانے۔ تفسیر کبیر میں ہے: استاذ اپنے شاگرد کے حق میں ماں باپ سے بڑھ کر شفیق ہوتا ہے کیونکہ والدین اسے دنیا کی آگ اور مصائب سے بچاتے ہیں جبکہ اساتذہ اسے نارِ دوزخ اور مصائبِ آخرت سے بچاتے ہیں۔'' (تفسیر کبیر، ج۱ص ۴۰۱)

بیمار ہونے پر عیادت:

اگر کوئی استاذ بیمار ہو جائے تو سنت کے مطابق اس کی عیادت کرے اور بیمار کی عیادت کرنے کا ثواب لوٹے جیسا کہ حضرت علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْمْ سے

روایت ہے کہ سرورِکونین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ''جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کے لیے صبح کو جائے تو شام تک اس کے لیے ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور شام کو جائے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور اس کے لیے جنت میں ایک باغ ہوگا۔'' (جامع الترمذی، الحدیث ۹۷۱، ج۲، ص۲۹۰)

استاذ کی غم خواری:

اگر کسی استاذ کے ساتھ کوئی سانحہ پیش آجائے مثلاً اس کے حقیقی والد یا کسی عزیز کی وفات ہوجائے یا اس کا کوئی نقصان ہوگیا ہو تو اس کی غم خواری کرے اور حدیثِ پاک میں بیان کردہ ثواب حاصل کرے جیسا کہ حضرتِ جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ''جو کسی غمزدہ شخص سے تعزیت (یعنی اس کی غم خواری) کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے تقویٰ کا لباس پہنائے گا اور روحوں کے درمیان اس کی روح پر رحمت فرمائے گا اور جو کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جنت کے جوڑوں میں سے دو ایسے جوڑے پہنائے گا جن کی قیمت دنیا بھی نہیں ہوسکتی۔'' (المعجم الاوسط للطبرانی، الحدیث ۹۲۹۲ ج۶ ص۴۲۹)

اہم معاملات میں استاذ سے راہنمائی لینا:

طالبُ العلم کو چاہیے کہ کوئی بھی اہم فیصلہ کرتے وقت اپنے استاذ سے ضرور مشورہ کرلے۔

امام محمد بن اِسماعیل بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ امام محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے اور فقہ میں کتاب الصلوۃ سیکھنے لگے۔ امام محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے جب ان کی طبیعت میں فقہ میں عدم دلچسپی اور علم حدیث کی

طرف رغبت دیکھی تو ان سے ارشاد فرمایا تم جاؤ اور علم حدیث حاصل کرو کیونکہ آپ نے اندازہ لگالیا تھا کہ ان کی طبیعت علم حدیث کی طرف زیادہ مائل ہے پس جب امام بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اپنے استاذ کا مشورہ قبول کیا اور علم حدیث حاصل کرنا شروع کیا تو دیکھنے والوں نے دیکھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ تمام ائمہ حدیث سے سبقت لے گئے۔(تعلیم المتعلم طریق التعلم ،ص ۵۵)

سچ بولے:

طالبُ العلم کو چاہیے کہ استاذ کے سامنے بالخصوص اور دیگر مسلمانوں کے سامنے بالعموم سچ ہی بولے۔استاذ سے جھوٹ بولنا باعثِ محرومی ہے جیسا کہ اپنے استاذ کو اپنی طرف سے عبارتیں گھڑ کر دھوکا دینے والے طالب علم کے بارے میں دریافت کئے گئے سوال کے جواب میں امام اہل سنت الشاہ مولانا احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں:

سخن پروری یعنی دانستہ باطل پر اصرار و مکابرہ ایک کبیرہ ،کلمات علماء میں کچھ الفاظ اپنی طرف سے الحاق کر کے ان پر افترا دوسرا کبیرہ ،علماء کرام اور خود اپنے اساتذہ کو دھوکہ دینا خصوصاً امر دین میں تیسرا کبیرہ ، یہ سب خصلتیں یہود لَعَنَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کی ہیں۔قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی : وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ ترجمہ کنزالایمان:اور حق سے باطل کو نہ ملاؤ اور دیدہ و دانستہ حق نہ چھپاؤ۔(پ:۱،البقرہ ۴۲)

وَقَالَ تَعَالٰی : فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا

یَکْسِبُوْنَ O ترجمہ کنزالایمان: تو خرابی ہے ان کے لیے ان کے ہاتھوں کے لکھے سے اور خرابی ان کے لیے اس کمائی سے۔(پ۱، البقرۃ:۷۹)

وَقَالَ تَعَالٰی: يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾

ترجمہ کنزالایمان: سمجھنے کے بعد اسے دانستہ بدل دیتے۔(پ:۱، البقرۃ ۷۵)

(فتاوی رضویہ (قدیم) کتاب الحظر والاباحۃ، ج۱۰، ص۲۲۹)

دیگر اساتذہ کا احترام:

جامعہ کے دیگر اساتذہ کا احترام بھی ملحوظ خاطر رکھے ایسا نہ ہو کہ صرف انہی اساتذہ کا احترام کرے جن سے یہ اسباق پڑھتا ہو۔

دیگر طلبہ سے کیسے تعلقات رکھے؟

طالبُ العلم کو چاہئیے کہ دیگر طلبہ سے خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرے۔ انہیں بھی حاصل ہونے والی حصول علم کی فضیلت کی بنا پر ان کا دل سے احترام کرے اور کسی ساتھی کو اس کی کم علمی یا کند ذہنی یا کسی اور وجہ سے حقیر نہ جانے اور استاذ یا انتظامیہ کی طرف سے کسی طالبُ العلم کی حوصلہ افزائی ہونے کے سبب اس سے حسد میں مبتلاء نہ ہو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ خشک لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الحسد، الحدیث ۴۲۱۰، ج ۴، ص ۴۷۳)

ان کے اندازِ تکلم پر ''تبصرے'' نہ کرے اور نہ ہی کبھی ان کی غیبت کے جرم کا ارتکاب کرے۔ ان کی اشیاء بلا اجازت استعمال نہ کرے۔ اپنی ضرورت کی اشیاء ان پر ایثار کر کے ایثار کا ثواب کمائے۔ اگر کوئی طالبُ العلم بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت و خیر خواہی کر کے اُخروی فوائد حاصل کرے۔ اگر کسی طالبُ العلم کو کوئی پریشانی لاحق ہو تو

اس کی غم خواری کرنے میں بخل نہ کرے۔

ان کے ذاتی معاملات میں خواہ مخواہ دخل اندازی نہ کرے۔اگر کسی طالبُ العلم سے کوئی شکایت ہوتو پہلے اسی سے رجوع کرے اور انفرادی کوشش کرتے ہوئے اسے سمجھائے ، پھر اگر مسئلہ حل نہ ہوتو اس کی اصلاح کی نیت پیشِ نظر رکھتے ہوئے استاذ محترم کی بارگاہ میں رجوع کرے۔

انتظامیہ سے تعلقات کیسے ہونے چاہئیں؟

جامعات کا انتظام وانصرام چلانے میں انتظامیہ کی اہمیت مسلّمہ ہے۔لہٰذا طالبُ العلم کو چاہئیے کہ انتظامیہ کے افراد سے حسنِ اخلاق سے پیش آئے۔اگر اسے مطبخ (کچن) یا دیگر معاملات میں انتظامیہ کی کسی کمزوری کا پتا چلے تو اسے عام کرکے انتشار پھیلانے کی بجائے براہِ راست ذمہ داران سے رجوع کرے،مثلاً کھانے میں نمک کی کمی پر شور مچانا، یا مزیدار کھانا نہ ملنے پر سراپا احتجاج بننا، طالبُ العلم کے وقار کے منافی ہے۔انتظامیہ کی طرف سے وقتاً فوقتاً جو ہدایات جاری کی جائیں،ان پر عمل کرنے میں سستی کا مظاہرہ نہ کرے۔جب کبھی انتظامیہ کی طرف سے مستحق طلبہ کے لئے کسی سہولت مثلاً کتابوں کی فراہمی ، یا نظر کے چشمے (عینکیں) وغیرہ مفت دینے ، یا ضرورت مند طلبہ کے لئے چھٹیوں میں گھر جانے کا کرایہ فراہم کرنے کی پیش کش کی جائے تو ہر طالبُ العلم کو چاہئے کہ ایک سو ایک مرتبہ غور کرلے کہ کیا میں اس سہولت کا حقدار ہوں یا نہیں ، اگر جواب ہاں میں ہوتو ضرور سہولت سے فائدہ اٹھائے ورنہ اس کے بارے میں سوچنا بھی چھوڑ دے۔

طالبُ العلم کو چاہئے مختلف قسم کی شرارتوں کا ارتکاب کرکے انتظامیہ کے لئے پریشانی کا سبب بننے سے باز رہے۔نیز اپنا وقت نصابی کتب کے مطالعہ میں صرف کرے،

فضول قسم کے ناولوں اور ڈائجسٹ پڑھنے سے مکمل گریز کرے۔ انتظامیہ کے کسی فرد یا کسی استاذ کی (معاذ اللہ عزوجل) نقلیں اتار کر اپنے لئے دنیا و آخرت کی تباہی کے اسباب پیدا نہ کرے۔ اگر انتظامیہ قواعد وضوابط کی خلاف ورزی کی بنا پر کسی طالبُ العلم کو سرزنش کرے یا کوئی نوٹس جاری کرے تو اسے چاہئے کہ اپنی غلطی تسلیم کرتے ہوئے معافی کا طلبگار ہو نہ کہ اَکڑنا شروع کردے۔

طالبُ العلم کو چاہیئے کہ کبھی بھی بلا حاجتِ شدیدہ چھٹی نہ کرے کہ اس سے برکت جاتی رہتی ہے اور سبق کا نقصان الگ سے ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں اکابرین کا طرزِ عمل ملاحظہ ہو:

فقہ حنفی کی مشہور کتاب ھدایہ کے مؤلف شیخ الاسلام امام برھان الدین رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرمایا کرتے تھے کہ میں اپنے تمام ساتھیوں پر صرف اس لئے فوقیت لے گیا کہ میں نے دورانِ تعلیم کبھی چھٹی نہیں کی۔ (تعلیم المتعلم طریق التعلم، ص۸۳)

اعلیٰ حضرت، مجددِ دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن کی ہمشیرہ محترمہ آپ عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن کے بچپن کے بارے میں فرماتی ہیں: اعلیٰ حضرت نے کبھی پڑھنے میں ضد نہیں کی۔ خود سے برابر پڑھنے کو تشریف لے جایا کرتے، جمعہ کے دن بھی چاہا کہ پڑھنے کو جائیں مگر والد صاحب کے منع فرمانے پر رُک گئے اور سمجھ لیا کہ ہفتہ میں جمعہ کے دن کی بہت اہمیت کی وجہ سے نہیں پڑھنا چاہیئے، باقی چھ دن پڑھنے کے ہیں۔" (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ج۱، ص۶۹)

ہر طالبُ العلم کو چاہئے کہ اپنی جامعہ کے جدول (نظام الاوقات) پر پابندی سے عمل کرے اور اپنی مرضی کے مطابق وقت گزارنے کی بجائے اپنی سوچ کو اپنے اساتذہ و

انتظامیہ کی سوچ پر قربان کردے۔ چونکہ یہ جدول ان کے طویل تجربات کا نچوڑ ہوتا ہے، اس لئے طالب العلم سونے جاگنے، کھانے پینے اور پڑھائی کے سارے معاملات کے سلسلے میں جدول پر عمل کرے۔

جامعۃ المدینہ کا جدول:

تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' کے زیرِ انتظام قیام پذیر ''جامعات المدینہ'' کے طلبہ کا جدول ملاحظہ ہو:

۱۔ خوش نصیب اسلامی بھائی نمازِ تہجد باجماعت ادا کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

۲۔ نمازِ فجر سے تیس منٹ قبل تمام طلبہ بیدار ہوں اور طبعی حاجات سے فارغ ہوکر صدائے مدینہ لگائیں۔

۳۔ نمازِ فجر کے بعد کنزالایمان سے چند آیات مع ترجمہ وتفسیر پڑھنے والے مدنی انعام پر عمل کریں۔ ایک ہی حلقہ بنایا جائے یا ضرورتاً ایک سے زائد۔

۴۔ مئی، جون، جولائی، اگست اور ستمبر میں بعد فجر ایک گھنٹہ تعلیمی حلقے لگائے جائیں۔

۵۔ مذکورہ بالا مہینوں میں تعلیمی حلقوں کے اختتام پر اشراق وچاشت کی نماز باجماعت ادا کرنے کی ترکیب بنائی جائے جبکہ بقیہ مہینوں میں درجہ شروع ہونے سے دس منٹ قبل یہ ترکیب بنائی جائے۔

۶۔ تمام طلبہ اپنی اپنی جامعہ کے تدریسی اوقات میں درجوں میں حاضری دیں۔ البتہ باب المدینہ کراچی میں بروز ہفتہ تحصیل اجتماعات کی وجہ سے درجوں کا وقت آٹھ بجے سے بارہ بجے ہے۔

نوٹ: بروز ہفتہ بارہ بجے کے بعد مقیم وغیر مقیم طلبہ کو اپنے اپنے درجوں میں پڑھنے کا پابند کیا جائے۔

۷۔ نمازِ ظہر باجماعت ادا کی جائے اس کے بعد حلقوں میں فیضانِ سنت یا کسی رسالہ سے چار صفحات پڑھنے والے مدنی انعام پر عمل کیا جائے۔

۸۔ دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد تعلیمی حلقے لگائے جائیں۔

۹۔ دن کے تعلیمی حلقوں کا وقت مارچ، اپریل، مئی، جون، جولائی، اگست اور ستمبر میں ڈیڑھ گھنٹہ جبکہ اکتوبر، نومبر، دسمبر، جنوری اور فروری میں ایک گھنٹہ ہوگا۔

۱۰۔ اس کے بعد وقفہ برائے آرام ہو۔

۱۱۔ نمازِ عصر سے بیس منٹ قبل تمام طلبہ بیدار ہو کر نمازِ عصر باجماعت ادا کریں۔

۱۲۔ نمازِ عصر سے مغرب تک اپنی ضروریات سے فراغت حاصل کرلیں۔

۱۳۔ نمازِ مغرب باجماعت ادا کی جائے پھر رات کا کھانا کھا کر اپنے اپنے مدنی حلقوں میں تمام طلبہ مدنی کاموں کے لیے روانہ ہو جائیں اور نمازِ عشاء سے ایک گھنٹہ چھبیس منٹ تک واپس جامعہ میں آکر تعلیمی حلقے لگائیں۔

مدینہ: شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں کہ میں جامعۃ المدینہ کے طلبہ و علماء سے بہت، بہت، بہت محبت کرتا ہوں، مجھے اِن سے بے حد امیدیں وابستہ ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے جامعات کا عظیم مقصد، علمِ دین کو فروغ دے کر شرعی خطوط پر دنیا بھر میں اُمت کی رہنمائی کرنا ہے۔ اس کا مؤثر ترین ذریعہ مدنی قافلے ہیں۔

مزید فرماتے ہیں کہ جو طلبہ خوش دِلی کے ساتھ دعوتِ اسلامی کا باقاعدہ مدنی کام کرتے ہیں ان سے میرا دِل بے حد خوش ہوتا ہے۔ وہ ان وسوسوں میں نہ پڑیں کہ تعلیم میں حرج ہوتا ہے، ان شاء اللہ عزوجل علمِ نافع میں مزید اضافہ ہوگا کہ مدنی قافلے میں سفرِ علمِ

دین کے حصول کے ساتھ ساتھ باعمل بننے کا بھی بہترین ذریعہ ہے۔یا اللہ عزوجل میرے جامعات کے طلبہ کو محض سَند کا نہیں،عِلم کا عالِم باعمل بنا۔(آمین بجاہ النبیّ الاَمین صلی اللہ علیہ وسلم)

۱۴۔ رات کے تعلیمی حلقوں کا وقت ستمبر،اکتوبر،نومبر،دسمبر،جنوری،فروری،مارچ اوراپریل میں رات ساڑھے گیارہ بجے جبکہ مئی،جون،جولائی اوراگست میں بارہ بجے تک ہوگا۔

پیارے اسلامی بھائیو! یادرکھئے کہ ''جدول'' کو پس پشت ڈال دینے میں ہمارا ہی نقصان ہے اوراس پرعمل کرنے میں کثیر فوائد پوشیدہ ہیں ۔اس لئے ہمیں چاہیئے کہ سمجھداری کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے اپنے جامعات میں اس جدول پرعمل کریں۔

گھر والوں سے کیسے تعلقات رکھے؟

طالبُ العلم کوچاہیئے کہ جامعہ کے اساتذہ،انتظامیہ اورساتھی طلبہ کے ساتھ حسنِ اخلاق سے پیش آنے کے ساتھ ساتھ اپنے گھر والوں سے بھی خوشگوار تعلقات رکھے۔ اپنے ماں باپ اور دیگر رشتہ داروں کا اَدب کرے۔بے احتیاطی کی صورت میں اس کے گھر والے اس سے بدظن ہوسکتے ہیں کہ ''کیا تمہیں جامعہ میں یہی سکھایا جاتا ہے؟''

جو طالبُ العلم اپنے گھر میں مَدَنی ماحول بنانے کا خواہش مند ہوتو اسے چاہیئے کہ امیرِ اہلِ سنت ،بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے عطا کردہ اِن مدنی پھولوں پرممکنہ طور پرعمل کرے۔

''گھر میں مدنی ماحول'' کے پندرہ حروف کی نسبت سے ۱۵ مدنی پھول

۱۔ گھر میں آتے جاتے بلند آواز سے سلام کریں۔

۲۔ والد یا والدہ کو آتے دیکھ کر تعظیماً کھڑے ہوجائیں۔

۳۔ دن میں کم از کم ایک بار اسلامی بھائی والد صاحب اور اسلامی بہنیں ماں کا ہاتھ اور پاؤں چوما کریں۔

۴۔ والدین کے سامنے آواز دھیمی رکھیں، ان سے آنکھیں ہر گز نہ ملائیں۔

۵۔ ان کا سونپا ہوا ہر وہ کام جو خلاف شرع نہ ہو فوراً کر ڈالیں۔

۶۔ ماں بلکہ گھر (اور باہر) کے ایک دن کے بچے کو بھی آپ کہہ کر ہی مخاطب ہوں۔

۷۔ اپنے محلّہ کی مسجد کی عشاء کی جماعت کے وقت سے لے کر دو گھنٹے کے اندر سو جایا کریں، کاش! تہجد میں آنکھ کھل جائے ورنہ کم از کم نماز فجر تو بآسانی (مسجد کی پہلی صف میں باجماعت) میسر آئے اور پھر کام کاج میں بھی سستی نہ ہو۔

۸۔ گھر میں اگر نمازوں کی سستی، بے پردگی، فلموں ڈراموں اور گانے باجوں کا سلسلہ ہو تو بار بار نہ ٹوکیں، سب کو نرمی کے ساتھ سنتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں سنائیں۔ ان شاءاللہ عزوجل ''مدنی'' نتائج برآمد ہوں گے۔

۹۔ گھر میں کتنی ہی ڈانٹ بلکہ مار بھی پڑے، صبر صبر اور صبر کیجئے۔ اگر آپ زبان چلائیں گے تو ''مدنی ماحول'' بننے کی کوئی اُمید نہیں بلکہ مزید بگاڑ پیدا ہو سکتا ہے کہ بے جا سختی کرنے سے بسا اوقات شیطان لوگوں کو ضدی بنا دیتا ہے۔ لہذا غصہ، چڑ چڑا پن اور جھاڑنے وغیرہ کی عادت بالکل ختم کر دیں۔

۱۰۔ گھر میں روزانہ (ابوابِ) فیضان سنت کا درس ضرور ضرور ضرور دیں یا سنیں۔

۱۱۔ اپنے گھر والوں کی دنیا و آخرت کی بہتری کے لئے دل سوزی کے ساتھ دعا بھی کرتے رہیں کہ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔

۱۲۔ سسرال میں رہنے والیاں جہاں گھر کا ذکر ہے وہاں سسرال اور جہاں والدین

کا ذکر ہے وہاں ساس اور سسر کے ساتھ وہی حسن سلوک بجا لائیں جبکہ کوئی مانع شرعی نہ ہو۔

۱۳۔ مسائل القرآن ص ۲۹۰ پر ہے ، ہر نماز کے بعد ذیل میں دی ہوئی دعا اوّل وآخر دُرود شریف کے ساتھ ایک بار پڑھ لیں. ان شآءاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بال بچے سنّتوں کے پابند بنیں گے اور گھر میں مَدَنی ماحول قائم ہوگا۔

(اَللّٰھُمَّ) رَبَّنَا هَبۡ لَنَا مِنۡ اَزۡوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعۡیُنٍ وَّ اجۡعَلۡنَا لِلۡمُتَّقِیۡنَ اِمَامًا ﴿۷۴﴾ (پ۱۹، الفرقان۷۴)

ترجمہ کنز الایمان : اے ہمارے ربّ ہمیں دے ہماری بیبیوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمیں پرہیز گاروں کا پیشوا بنا۔

۱۴۔ نافرمان بچّہ یا بڑا جب سویا ہو تو اس کے سرہانے کھڑے ہو کر ذیل میں دی ہوئی آیات صرف ایک بار اتنی آواز سے پڑھیں کہ اس کی آنکھ نہ کھلے۔ (مدّت ۱۱ تا ۲۱ دن)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط بَلۡ ھُوَ قُرۡاٰنٌ مَّجِیۡدٌ O فِیۡ لَوۡحٍ مَّحۡفُوۡظ O (ترجمہ کنز الایمان: بلکہ وہ کمال شرف والا قرآن ہے لوح محفوظ میں)

(پ۳۰ البروج ۲۱، ۲۲) (اوّل ، آخر، ایک مرتبہ درود شریف)

(۱۵) نیز نافرمان اولاد کو فرماں بردار بنانے کے لیے تاحصولِ مراد نمازِ فجر کے بعد آسمان کی طرف رخ کر کے ''یَاشَہِیۡدُ'' ۲۱ بار پڑھیں (اوّل و آخر، ایک بار درود شریف)۔

مدنی التجا: نافرمانوں کو فرماں بردار بنانے کے لیے اَوراد شروع کرنے سے قبل سیدنا امام احمد رضا خان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الرَّحۡمٰن کے ایصال ثواب کے لیے ۲۵ روپے کی دینی کتابیں تقسیم کردیں۔

مَدَنی گزارش

طالبُ العلم کو چاہئے کہ "اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش" کے لئے عاشقانِ رسول کے ہمراہ راہِ خدا عزوجل میں سفر کرتا رہے۔ الحمدللہ عزوجل! دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلے 3 دن، 12 دن، 30 دن اور 12 ماہ کے لئے راہِ خدا عزوجل میں سفر کی سعادت حاصل کرتے رہتے ہیں۔ ان مدنی قافلوں کی برکت سے ہمیں اپنے طرزِ زندگی پر دیانت دارانہ غور و فکر کا موقع میسر آئے گا، اپنی آخرت کو بہتر سے بہتر بنانے کی خواہش دل میں پیدا ہوگی، جس کے نتیجے میں اب تک کئے جانے والے گناہوں کے ارتکاب پر ندامت محسوس ہوگی اور توبہ کی توفیق ملے گی۔

ان قافلوں میں مسلسل سفر کرنے کے نتیجے میں فضول گوئی کی جگہ زبان سے درودِ پاک جاری ہو جائے گا، یہ تلاوت قرآن، حمدِ الٰہی عزوجل اور نعتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عادی بن جائے گی، دنیا کی محبت سے ڈوبا ہوا دل آخرت کی بہتری کے لئے بے چین ہو جائے گا، ہمارا سراپا اپنے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنتوں کا آئینہ دار بن جائے گا، اسلافِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ کے نقشِ قدم پر چلنے کی تڑپ نصیب ہوگی، مکۃ المکرّمہ و مدینۃ المنورہ کے مقدس سفر کی تڑپ نصیب ہوگی، وقت کی دولت کو محض دنیا کمانے کے لئے صرف کرنے کی بجائے اپنی آخرت کی بہتری کے لئے خدمتِ دین میں صرف کرنے اور علمِ دین پھیلانے کا شعور نصیب ہوگا۔ ان شاء اللہ عزوجل

تمت بالخير والحمدلله رب العالمين

ماخذ و مراجع

(۱) ترجمہ کنز الایمان، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور پاکستان
(۲) تفسیر کبیر داراحیاء التراث العربی بیروت
(۳) صحیح البخاری دارالکتب العلمیۃ، بیروت
(۴) صحیح مسلم دارابن حزم، بیروت
(۵) المسند للامام احمد بن حنبل (علیہ الرحمۃ) دارالفکر، بیروت
(۶) جامع الترمذی دارالفکر، بیروت
(۷) سنن ابی داوٗد داراحیاء التراث العربی، بیروت
(۸) سنن ابن ماجہ دارالمعرفہ، بیروت
(۹) المعجم الکبیر داراحیاء التراث العربی، بیروت
(۱۰) مشکوۃ المصابیح دارالفکر، بیروت
(۱۱) کنز العمال دارالکتب العلمیۃ، بیروت
(۱۲) فردوس الاخبار دارالفکر، بیروت
(۱۳) مراۃ المناجیح ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور،
(۱۴) القول البدیع دارالکتب العلمیۃ، بیروت
(۱۵) تذکرۃ الاولیاء انتشارات گنجینہ، تہران
(۱۶) تعلیم المتعلم طریق التعلم کراچی
(۱۷) ایھا الولد (مجموعۃ رسائل الامام الغزالی علیہ الرحمۃ) دارالفکر، بیروت
(۱۸) بہجۃ الاسرار دارالکتب العلمیۃ، بیروت
(۱۹) جامع بیان العلم وفضلہ دارالخیر، بیروت،
(۲۰) المعجم الاوسط دارالفکر، عمان
(۲۱) فتاوی رضویہ (قدیم) مکتبہ رضویہ کراچی
(۲۲) حیات اعلیٰ حضرت (قدس سرہ) مکتبۃ المدینہ، کراچی
(۲۳) شجرۂ عطاریہ مکتبۃ المدینہ، کراچی

مجلس المدینة العلمیة کی طرف سے پیش کردہ190کتب ورسائل مع عنقریب آنے والی 14 کتب ورسائل

﴿شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت علیہ رحمة رب العزت﴾

اردو کتب:

1......الملفوظ المعروف بہ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت (کل صفحات557)

2......کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات (کِفلُ الْفَقِیهِ الْفَاهِمِ فِیْ اَحْکَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاهِمِ) (کل صفحات:199)

3......فضائلِ دعا (اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِآدَابِ الدُّعَاءِ مَعَهُ ذَیْلُ الْمُدَّعَا لِأَحْسَنِ الْوِعَاءِ) (کل صفحات:326)

4......والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (اَلْحُقُوقُ لِطَرْحِ الْعُقُوقِ) (کل صفحات:125)

5......اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (اِظْهَارُ الْحَقِّ الْجَلِيِّ) (کل صفحات:100)

6......ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہید ایمان) (کل صفحات:74)

7......ثبوتِ ہلال کے طریقے (طُرُقُ اِثْبَاتِ هِلَالٍ) (کل صفحات:63)

8......ولایت کا آسان راستہ (تصورِ شیخ) (اَلْيَاقُوْتَةُ الْوَاسِطَةُ) (کل صفحات:60)

9......شریعت وطریقت (مَقَالُ الْعُرَفَاءِ بِاِعْزَازِ شَرْعٍ وَعُلَمَاءِ) (کل صفحات:57)

10......عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وِشَاحُ الْجِيدِ فِيْ تَحْلِيلِ مُعَانَقَةِ الْعِيدِ) (کل صفحات:55)

11......حقوق العباد کیسے معاف ہوں (اعجب الامداد) (کل صفحات47)

12......معاشی ترقی کا راز (حاشیہ وتشریح تدبیرِ فلاح ونجات واصلاح) (کل صفحات:41)

13......راہِ خدا عزَّوجلَّ میں خرچ کرنے کے فضائل (رَادُّ الْقَحْطِ وَالْوَبَاءِ بِدَعْوَةِ الْجِيْرَانِ وَمُوَاسَاةِ الْفُقَرَاءِ) (کل صفحات:40)

14......اولاد کے حقوق (مشعلة الارشاد) (کل صفحات31)

عربی کتب:

15، 16، 17، 18، 19......جَدُّ الْمُمْتَارِ عَلٰى رَدِّ الْمُحْتَارِ (المجلد الاول والثانی والثالث والرابع والخامس) (کل صفحات: 570، 672، 713، 650، 483)

20...... اَلزَّمْزَمَةُ الْقَمَرِيَّةِ (کل صفحات:93)

21...... تَمْهِيْدُ الْإِيْمَان۔ (کل صفحات:77)

22......كِفْلُ الْفَقِيْهِ الْفَاهِمُ (کل صفحات:74)

23...... اَجْلَى الْإِعْلَام (کل صفحات:70)

24......اِقَامَةُ الْقِيَامَة (کل صفحات:60)

25...... اَلْاِجَازَاتُ الْمَتِيْنَة (کل صفحات:62)

26......اَلْفَضْلُ الْمَوْهَبِيْ (کل صفحات:46)

27......التعلیق الرضوی علی صحیح البخاری (کل صفحات:458)

عنقریب آنے والی کتب

1......جَدُّ الْمُمْتَارِ عَلٰى رَدِّ الْمُحْتَارِ (المجلدالسادس)

2......اولاد کے حقوق کی تفصیل (مشعلة الارشاد)

﴿شعبہ تراجمِ کتب﴾

1...... جہنم میں لے جانے والے اعمال (جلد اول) (الزواجرعن اقتراف الکبائر) (کل صفحات:853)

2......جنت میں لے جانے والے اعمال (اَلْمَتْجَرُ الرَّابِحُ فِيْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ) (کل صفحات:743)

3......احیاء العلوم کا خلاصہ (لباب الاحیاء) (کل صفحات:641)

4......عُیُونُ الْحِکَایَات (مترجم، حصہ اول) (کل صفحات:412)

5......آنسوؤں کا دریا (بَحْرُ الدُّمُوع) (کل صفحات:300)

6...... الدعوۃ الی الفکر (کل صفحات:148)

7......نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں (قُرَّۃُ الْعُیُوْن وَمُفَرِّحُ الْقَلْبِ الْمَحْزُوْن) (کل صفحات:138)

8......مدنی آقا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے روشن فیصلے (اَلْبَاهِرُ فِیْ حُکْمِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَاطِنِ وَالظَّاهِر) (کل صفحات:112)

9......راہِ علم (تَعْلِیْمُ الْمُتَعَلِّم طَرِیقَ التَّعَلُّم) (کل صفحات:102)

10...... دنیا سے بے رغبتی اور امیدوں کی کمی (اَلزُّهْدُ وَ قَصْرُ الْاَمَل) (کل صفحات:85)

11......حسنِ اخلاق (مَکَارِمُ الْاَخْلَاق) (کل صفحات:74)

12......بیٹے کو نصیحت (اَیُّهَا الْوَلَد) (کل صفحات:64)

13...... شاہراہِ اولیاء (مِنْهَاجُ الْعَارِفِیْن) (کل صفحات:36)

14......سایۂ عرش کس کس کو ملے گا...؟ (تَمْهِیْدُ الْفَرْشِ فِی الْخِصَالِ الْمُوْجِبَةِ لِظِلِّ الْعَرْشِ) (کل صفحات:28)

15......حکایتیں اور نصیحتیں (الروض الفائق) (کل صفحات:649)

16......آدابِ دین (الأدب فی الدین) (کل صفحات:63)

17......اللہ والوں کی باتیں (حلیة الأولیاء وطبقات الأصفیاء) پہلی قسط: تذکرۂ خلفائے راشدین (کل صفحات:217)

18......عیون الحکایات (مترجم حصہ دوم) (کل صفحات:413)

19 ...... امامِ اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی وصیتیں (وصایا امام اعظم) (کل صفحات:46)

20......نیکی کی دعوت کے فضائل (الامر بالمعروف ونھی عن المنکر) (کل صفحات:98)

21......اللہ والوں کی باتیں (حلیة الأولیاء وطبقات الأصفیاء) دوسری قسط: تذکرہ مہاجرین صحابہ کرام (کل صفحات:245)

22......اللہ والوں کی باتیں (حِلْیَةُ الْأَوْلِیَاءِ وَطَبَقَاتُ الْأَصْفِیَاءِ) تیسری قسط: تذکرہ مہاجرین صحابۂ کرام (کل صفحات:250)

23......اللہ والوں کی باتیں (حِلْیَةُ الْأَوْلِیَاءِ وَطَبَقَاتُ الْأَصْفِیَاءِ) چوتھی قسط: تذکرۂ اصحابِ صفہ (کل صفحات:239)

24......نصیحتوں کے مدنی پھول بوسیلۂ احادیثِ رسول (المواعظ فی الاحادیث القدسیہ) (کل صفحات:54)

25......اچھے برے عمل (رسالۃ المذاکرۃ) (کل صفحات:120)

عنقریب آنے والی کتب

1......راہِ نجات ومہلکات جلد اول (الحدیقۃ الندیۃ)

2......حلیۃ الاولیاء (مترجم، جلد 2، قسط 1)

شعبہ درسی کتب

1...... اتقان الفراسۃ شرح دیوان الحماسہ (کل صفحات:325)

2......نصاب الصرف (کل صفحات:343)

3...... اصول الشاشی مع احسن الحواشی (کل صفحات:299)

4......نحو میر مع حاشیہ نحو منیر (کل صفحات:203)

5......دروس البلاغۃ مع شموس البراعۃ (کل صفحات:241)

6...... گلدستہ عقائد واعمال (کل صفحات:180)

7......مراح الارواح مع حاشیۃضیاء الاصباح (کل صفحات:241)
8......نصاب التجوید (کل صفحات:79)
9......نزھۃ النظر شرح نخبۃ الفکر (کل صفحات:280)
10......صرف بہائی مع حاشیہ صرف بنائی(کل صفحات:55)
11......عنایۃ النحو فی شرح ھدایۃ النحو(کل صفحات:175)
12......تعریفاتِ نحویہ (کل صفحات:45)
13......الفرح الکامل علی شرح مئۃ عامل(کل صفحات:158)
14......شرح مئۃ عامل(کل صفحات:44)
15......الاربعین النوویۃ فی الأحادیث النبویۃ (کل صفحات:155)
16...... المحادثۃ العربیۃ(کل صفحات:101)
17......نصاب النحو(کل صفحات:288)
18......نصاب المنطق(کل صفحات:168)
19......مقدمۃالشیخ مع التحفۃالمرضیۃ (کل صفحات:119)
20......تلخیص اصولُ الشاشی(کل صفحات144)
21......نورالایضاح مع حاشیۃالنوروالضیاء (کل صفحات392)
22......نصاب اصولِ حدیث(کل صفحات95)
23......شرح العقائد مع حاشیۃجمع الفرائد(کل صفحات384)
24......خاصیات ابواب(کل صفحات:141)

عنقریب آنے والی کتب

1...... قصیدہ بردہ مع شرح خرپوتی
2...... انوارالحدیث(مع تخریج وتحقیق)
3......نصاب الادب

﴿شعبہ تخریج﴾

1......بہارِشریعت،جلداوّل(حصہ اول تاششم،کل صفحات1360)
2......جنّتی زیور(کل صفحات:679)
3......عجائب القرآن مع غرائب القرآن(کل صفحات:422)
4......بہارِشریعت(سولہواں حصہ،کل صفحات312)
5......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کاعشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم(کل صفحات:274)
6......علم القرآن(کل صفحات:244)
7......جہنم کے خطرات(کل صفحات:207)
8......اسلامی زندگی(کل صفحات:170)
9......تحقیقات(کل صفحات:142)
10......اربعین حنفیہ(کل صفحات:112)
11......آئینۂ قیامت(کل صفحات:108)
12......اخلاق الصالحین(کل صفحات:78)
13......کتاب العقائد (کل صفحات:64)
14......اُمہات المؤمنین(کل صفحات:59)
15...... اچھے ماحول کی برکتیں(کل صفحات:56)
16...... حق وباطل کافرق (کل صفحات:50)
17تا23......فتاوٰی اہلِ سنت(سات حصے)
24......بہشت کی کنجیاں(کل صفحات:249)
25......سیرتِ مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم(کل صفحات:875)
26......بہارِشریعت حصہ۷(کل صفحات133)
27......بہارِشریعت حصہ۸(کل صفحات206)
28......کراماتِ صحابہ(کل صفحات346)
29...... سوانح کربلا(کل صفحات:192)
30......بہارِشریعت حصہ۹(کل صفحات218)
31......بہارِشریعت حصہ۱۰(کل صفحات:169)
32......بہارِشریعت حصہ۱۱(کل صفحات:280)
33......بہارِشریعت حصہ۱۲(کل صفحات:222)
34......منتخب حدیثیں(246)
35......بہارِشریعت حصہ۱۳(کل صفحات:201)
36......بہارِشریعت جلددوم(2)(کل صفحات:1304)
37......بہارِشریعت حصہ۱۴(کل صفحات:243)
38......بہارِشریعت حصہ۱۵(کل صفحات:219)

شعبہ اصلاحی کتب

1.....ضیائے صدقات (کل صفحات 408)
2.....فیضانِ احیاء العلوم (کل صفحات 325)
3.....رہنمائے جدول برائے مدنی قافلہ (کل صفحات 255)
4.....انفرادی کوشش (کل صفحات 200)
5.....نصاب مدنی قافلہ (کل صفحات 196)
6.....تربیتِ اولاد (کل صفحات 187)
7.....فکرِ مدینہ (کل صفحات 164)
8.....خوفِ خدا عزوجل (کل صفحات 160)
9.....جنت کی دو چابیاں (کل صفحات 152)
10.....توبہ کی روایات وحکایات (کل صفحات 124)
11.....فیضانِ چہل احادیث (کل صفحات 120)
12.....غوث پاک رضی اللہ عنہ کے حالات (کل صفحات 106)
13.....مفتیٔ دعوتِ اسلامی (کل صفحات 96)
14.....40 فرامین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (کل صفحات 87)
15.....احادیثِ مبارکہ کے انوار (کل صفحات 66)
16.....کامیاب طالب علم کون؟ (کل صفحات تقریباً 63)
17.....آیاتِ قرآنی کے انوار (کل صفحات 62)
18.....بدگمانی (کل صفحات 57)
19.....کامیاب استاذ کون؟ (کل صفحات 43)
20.....نماز میں لقمہ کے مسائل (کل صفحات 39)
21.....تنگ دستی کے اسباب (کل صفحات 33)
22.....ٹی وی اور مووی (کل صفحات 32)
23.....امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (کل صفحات 32)
24.....طلاق کے آسان مسائل (کل صفحات 30)
25.....قومِ جنّات اور امیر اہلسنّت (کل صفحات 262)
26.....شرح شجرہ قادریہ (کل صفحات 215)
27.....تعارفِ امیر اہلسنّت (کل صفحات 100)
28.....فیضانِ زکوٰۃ (کل صفحات 150)
29.....ریاکاری (کل صفحات 170)
30.....عشر کے احکام (کل صفحات 48)
31.....اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوششیں (کل صفحات 49)
32.....نور کا کھلونا (کل صفحات 32)
33.....تکبر (کل صفحات 97)

شعبہ امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ

1.....آدابِ مرشدِ کامل (مکمل پانچ حصے) (کل صفحات 275)
2.....دعوتِ اسلامی کی مَدَنی بہاریں (کل صفحات 220)
3.....فیضانِ امیر اہلسنّت (کل صفحات 101)
4.....چل مدینہ کی سعادت مل گئی (کل صفحات 32)
5.....گونگا مبلغ (کل صفحات 55)
6.....تذکرۂ امیر اہلسنت قسط (1) (کل صفحات 49)
7.....تذکرۂ امیر اہلسنت قسط (2) (کل صفحات 48)
8.....قبر کھل گئی (کل صفحات 48)
9.....غافل درزی (کل صفحات 36)
10.....میں نے مدنی برقع کیوں پہنا؟ (کل صفحات 33)
11.....کرسچین مسلمان ہوگیا (کل صفحات 32)
12.....ہیرونچی کی توبہ (کل صفحات 32)
13.....ساس بہو میں صلح کا راز (کل صفحات 32)
14.....مردہ بول اٹھا (کل صفحات 32)
15.....بدنصیب دولہا (کل صفحات 32)
16.....عطاری جن کا غسلِ میّت (کل صفحات 24)
17.....حیرت انگیز حادثہ (کل صفحات 32)
18 دعوتِ اسلامی کی جیل خانہ جات میں خدمات (کل صفحات 24)
19.....قبرستان کی چڑیل (کل صفحات 24)
20 تذکرۂ امیر اہلسنت قسط سوم (سنّت نکاح) (کل صفحات 86)
21.....مدینے کا مسافر (کل صفحات 32)
22.....فلمی اداکار کی توبہ (کل صفحات 32)
23.....معذور بچی مبلغہ کیسے بنی؟ (کل صفحات 32)
24.....جنوں کی دنیا (کل صفحات 32)

عنقریب آنے والے رسائل

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَ نی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرِب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیتّوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی اِلتجا ہے۔ عاشِقانِ رسول کے **مَدَنی قافِلوں** میں بہ نیّت ثواب سُنَّتوں کی تربیّت کیلئے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے اِبتِدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گُناہوں سے نفرت کرنے اور **ایمان کی حفاظت** کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ **''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشِش کرنی ہے۔''** اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے **''مَدَنی اِنعامات''** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشِش کے لیے **''مَدَنی قافِلوں''** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ

MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: 923 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net